



# بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ مورخ 26 جون 1997 بمقابل 20 صفر المظفر 1418 ہجری

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱	تلاؤت قرآن پاک و ترجمہ	۳
۲	وقہ سوالات	۵
۳	رخصت کی درخواستیں	۱۷
۴	سالانہ تخمینہ جات بابت سال 1997-98 مطالبات زر برائے شماری	۱۸

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں / بحث اجلاس مورخ ۲۶ جون ۱۹۹۸ء بظاہر  
۲۰ صفر ۱۴۱۸ھجری (بروز تحریرات ابوقت سو اگریہ بیکے) قبل از دوپرازیر صدارت جناب میر  
عبدالجبار خان، اچمیکر۔ صوبائی اسمبلی ہل کوشش میں منعقد ہوا۔  
خلافت قرآن پاک و ترجمہ  
از

مولانا عبدالحسین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ      بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط  
وَلَوْ يُؤْخَذُ اللَّهُ بِمَاكَ وَإِنَّزَكَ عَلَى ظَهَرِهَا مِنْ وَآتَهُ وَلَكُنْ يَوْخَرُهُمْ  
إِنِّي أَبْخِلُ مُسْئِمِي ۝ فَإِذَا جَاءَ أَجْلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا دَهَبَ بَصِيرًا ۝

ترجمہ، اور اگر خدا لوگوں کو ان کی بد اعمالیوں کی پداش میں پکڑتا تو روئے زمین پر کسی جاندار کو باقی نہ چھوڑتا مگر وہ ایک وقت مقرر (یعنی قیامت) انکے لوگوں کو مملکت دیتا ہے پھر جب ان کا وہ وقت آئے گا تو اللہ اپنے بندوں کے حال اکو دکھ رہا ہے جیسا جس کا عمل ہوگا ویسا اس کو بدلہ دے گا۔

صَدَّقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

## وقفہ سوالات

**میر عبدالجبار خان (جناب اپسیکر)** اب وقفہ سوالات ہے۔ سوال نمبر ۵۳ جناب عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب دریافت فرمائیں۔

**۵۳ جناب عبدالرحیم خان مندو خیل**

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) تحریکہ داخلہ کے انتظامی آفیسران کے نام بعد گردید اور صلح بہائش کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ تحریکہ کے تحت صوبہ کے کن کن اضلاع میں کس نوعیت کے کون کو نے ادارے بھاں بھاں قائم ہیں۔ نیز ان اداروں میں تعینات آفیسران کے ناموں کی بعد گردید اور صلح بہائش کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر داخلہ

(الف) تحریک پولیس کے انتظامی آفیسران کے نام بعد گردید اور دیگر کوائف درج ذیل ہیں۔

رہائشی صلح کیفیت	نمبر شمار۔ نام آفیسران	گردید	جائے تعیناتی
صوبہ پنجاب	۱۔ جاوید قیوم خان PSP	۲۱	آلی جی پولیس بلوچستان
صوبہ سرحد	۲۔ آصف علی شاہ PSP	۲۰	ڈی آلی جی کوئٹہ
مر سخود گوہر	۳۔ اسرار احمد PSP	۲۰	ڈی آلی جی بی
صوبہ پنجاب	۴۔ عطاء اللہ شاہ غرشیں PSP	۲۰	کمانڈنس بی آر پی کوئٹہ
لورالائی	۵۔ عظیم مقام ڈی آلی جی قلات PSP	۱۸	قائم مقام ڈی آلی جی قلات
صوبہ سندھ	۶۔ کلیم امام PSP	۱۸	الیکس الیکس پی کوئٹہ
لورالائی	۷۔ محمد اعظم خان PSP	۱۷	قائم مقام ایڈیشنل الیکس پی کوئٹہ
پشاویر	۸۔ رحمت اللہ خان PSP	۱۸	الیکس پی پشاویر

نمبر شمار - نام آفیسران	گرینی	جائے تعیناتی	بہائی ضلع کیفیت
۹۔ محمد انور کاکڑ PSP	۱۸	الس پی لورالانی	کوئٹہ
۱۰۔ حیدری محمد انور PSP	۱۸	الس پی ٹوب	بی بی
۱۱۔ خیر محمد جمالی	۱۸	الس پی بی (قائم مقام)	پنجگور
۱۲۔ محمد طارق مناس	۱۸	الس پی نصیر آباد	بی بی
۱۳۔ سید پروین ظہور PSP	۱۸	الس پی جعفر آباد	کوئٹہ
۱۴۔ غلام یاسین بلوج	۱۸	الس پی قلات	پنجگور
۱۵۔ شجاع محمد شیرانی	۱۸	الس پی خضدار	ٹوب
۱۶۔ قاضی حسین احمد	۱۸	الس پی لمبیلہ	خضدار
۱۷۔ الطاف مدی	۱۸	الس پی کچھ	صوبہ سندھ
۱۸۔ ظہور احمد بلوج	۱۸	الس پی گواور	پنجگور

(ب) نگہد پولیس بلوچستان کے تحت درج ذیل اوارے مختلف اطلاع میں قائم ہیں جن میں تعینات آفیسران کے نام بعد گرینی اور ضلع بہائی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار - نام ضلع اوارے کا نام	نام آفیسران	گرینی	بہائی ضلع
۱۔ کوئٹہ	اسٹائل برائج	مظہر علی شیخ پی	الس پی
۲۔ کوئٹہ	اسٹائل برائج	عابد حسین نوٹکانی پی	الس پی
۳۔ کوئٹہ	اسٹائل برائج	گل خان ساسوی	قائم مقام

الس پی

۴۔ کوئٹہ	کرامہ برائج	غلام رسول ڈوکی	بلolan
۵۔ کوئٹہ	اے فی الحس	امیر خان مندو خیل	ٹوب
۶۔ کوئٹہ	ٹریفک پولیس	عبد الرحمن جامسوٹ	خضدار
۷۔ کوئٹہ	شعل پولیس آفس	ریاض احمد پی	الس پی

نمبر شمار۔ نام ضلع اوارے کا نام نام آفسران	گرینڈ رہائشی مطلع
۸۔ کوئٹہ	شُرُل پولیس آفس دین محمد بروہی پی ایس پی ۱۸ کوئٹہ
۹۔ کوئٹہ	شُرُل پولیس آفس عبدالغفور کاسی ۱۸ کوئٹہ
۱۰۔ کوئٹہ	شُرُل پولیس آفس محمد نعیم کاکڑ ۱۸ کوئٹہ
۱۱۔ کوئٹہ	بلوچستان ریزرو پولیس قادر بخش بلونج ۱۸ بولان
۱۲۔ کوئٹہ	موئر ٹرانسپورٹ نصیب اللہ خان ۱۸ کوئٹہ
۱۳۔ کوئٹہ	پولیس ٹریننگ سکول سریاب محمد مولیٰ جعفری ۱۸ کوئٹہ
۱۴۔ کوئٹہ	ڈرائیور ٹریننگ سکول قاضی عبدالواحد ۱۸ قلات
۱۵۔ کوئٹہ	پرونشل کنٹرول روم افغان رشید خان پی ایس پی ۱۸ صوبہ سندھ
۱۶۔ کوئٹہ	شیلی مواصلات تو قیر احمد قائمخان ۱۸ صوبہ پنجاب

جناب اسپیکر سوال نمبر ۵۵ عبدالرحیم خان مندو خیل کا ہے۔

## ۵۵ جناب عبدالرحیم خان مندو خیل

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) نکم جولائی ۱۹۹۰ سے اب تک صوبہ میں محمد کے زیر تھت تکمیل شدہ زیر نکمل اور زیر تجویز مختلف پراجیکٹ، اسکیمیوں اور منصوبہ جات کی کل تعداد، نوعیت نیز ان پراجیکٹ، اسکیمیوں، منصوبہ جات کے لئے مختص شدہ تخمینہ لائگ اور ان پر خرچ شدہ رقم کی طبقہ علیحدہ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ بلا تکمیل شدہ پراجیکٹ، اسکیمیوں، منصوبہ کی تاریخ نکلیں، نیز زیر نکمل پراجیکٹ کی اب تک تکمیل نہ ہونے کی وجہ اور ان پر خرچ شدہ رقم، مرحلہ کام اور نوعیت فنڈر و نیڑہ کی پراجیکٹ، اسکیم اور منصوبہ وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر داخلہ

(الف) جولائی ۱۹۹۰ سے اب تک کوئی تکمیل شدہ پراجیکٹ، اسکیم کی تعداد ندارد تاہم

زیر تکمیل اسکیموں کی کل تعداد چار ہے۔

زیر تکمیل اسکیموں کی نوعیت مختص شدہ تفصیل لاگت خرچ شدہ رقم ضلع دار

مندرجہ ذیل ہے۔

اسکیم نمبر ۱۔ نیو سٹرل جیل خضدار

۱۔ مختص شدہ رقم ۵۱۳ ۹ ملین

۲۔ خرچ شدہ رقم ۳۱۳ ۶ ملین

سر ضلع خضدار

اسکیم نمبر ۲۔ سائیک وارڈ ضلعی جیل کوئٹہ

۱۔ مختص شدہ رقم ۲۱۹ ۱ ملین

۲۔ خرچ شدہ رقم ۱۳۸ ۱ ملین

سر ضلع کوئٹہ۔

اسکیم نمبر ۳۔ تعمیر جوڈیشل لاک اپ گندواہ اور جھل گمی

۱۔ مختص شدہ رقم ۳۰۰ ۱ ملین

۲۔ خرچ شدہ رقم نامعلوم

سر ضلع جھل گمی

اسکیم نمبر ۴۔ تعمیر دس تنہایاں برائے کنڈم قیدیان سٹرل جیل پچھ

۱۔ مختص شدہ رقم ۴۰۰ ۱ ملین

۲۔ خرچ شدہ رقم ندارد

سر ضلع بولان۔

(ب) مندرجہ بالا زیر تکمیل اسکیموں کے نامکمل ہونے کی وجہات۔

۱۔ خرچ شدہ رقم۔

۲۔ مرحلہ کام اور نوعیت اسکیم مندرجہ ذیل ہیں۔

اسکیم نمبر ۱۔ نیو سینٹل جیل خضدار

مزید فنڈز مبلغ ۵۰ ملین کی نافرائی کی وجہ سے اسکیم نامکمل ہے۔ اب تک

۶۰ ملین خرچ کے جا چکے ہیں آج تک دو بیرک باونڈری وال جیل، پانچ برج، اسٹاف کوارٹرز بعد افسران مکمل ہیں۔ تکمیل شدہ رقم برائے آفیسر مطلوبہ رقم سے چار عدد بیرک مکمل ہونا دفتر سپر شنڈنٹ، ڈپٹی سپر شنڈنٹ اور اسٹاف سپر شنڈنٹ کے وفات کی تعیرہ پانی کی کمی کا مسئلہ حل ہونا وغیرہ۔

اسکیم نمبر ۲۔ عمر سائیکل وارڈ سرکٹ جیل کوئٹہ۔

مذکورہ اسکیم کی نامکمل ہونے کی وجہ فنڈز کی نافرائی ہے۔ اس اسکیم پر مبلغ

۲۱۹ ملین خرچ ہو چکے ہیں۔ مزید رقم کی تحریک لگانے کے لئے سپر شنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل کوئٹہ کو حال ہی میں بدایت جاری کر دی گئی ہے مرحلہ کام، چھت اور پلٹسٹر مکمل ہے، بھایا کام، فرش۔ ٹائلز۔ ٹھرمیاں۔ دروازے اور بھلی کا کام۔

اسکیم نمبر ۳۔ تعیر جوڈھل لاک اپ گندواہ اور جھل گئی۔

اس اسکیم کے لئے مبلغ ۳۰ ملین جتاب ڈپٹی کشز جھل گئی کو ماہ نومبر میں

دی گئی ہے۔ اس اسکیم کی خرچ شدہ رقم، مرحلہ، کام، مزید تفصیل جتاب ڈپٹی کشز جھل گئی سے مطلوب ہے۔

اسکیم نمبر ۴۔ تعیر دس تنہائیاں برائے کنڈم قیدیاں سینٹل جیل مچھ

اس اسکیم پر شخص شدہ رقم ابھی تک خرچ نہیں کی گئی یہ کام میکنیکل کمیٹی کے صواب مید پر ہے۔ حالی ہی میں اس کمیٹی کو کام شروع کرنے کے لئے احمد عاکی گئی ہے۔

۱۔ بی آر پی کے لئے ڈبل سوری ۱۹۹۱ء ۸۳۹ می اینڈ ڈبلیو مکمل ہو چکا ہے۔ بیرک کی تعیر (چمن چالک)

۲۔ بی آر پی کے لئے ڈبل سوری ایضا ایضا ایضا ایضا

بیرون کی تعیر۔ (بدر لائز)

۳۔ سی پی او کوئٹہ میں کمروں کی تعمیر ۱۹۹۱ء ۵۲ کے نتائج میں کمک مکمل ہو چکا ہے

فیصلہ

۴۔ کوئٹہ میں ایس پی صاحبان کے لئے ۱۹۹۱ء ۵۲ کے نتائج میں ایسا  
دو مکانوں کی تعمیر۔

۵۔ پی ایس کوئٹہ میں گرینڈ ایک سے ایسا ۲۰۲۸۲ ایسا  
سے چار تک کے لئے  
دو عدد کوارٹر کی تعمیر۔

گرینڈ پاٹھ سے دس کے لئے  
دو عدد کوارٹر کی تعمیر۔  
گرینڈ گیارہ سے پندرہ کے لئے  
دو عدد کوارٹر کی تعمیر۔

۶۔ پی ایس کوئٹہ میں کلاس ایسا ۲۰۲۹۴ ایسا ایسا  
رومزکی تعمیر

۷۔ پی ایس کوئٹہ میں ایسا ۲۰۲۵ ایسا ایسا  
المس ڈی پی او کے لئے ایک  
عدد بہائی کوارٹر کی تعمیر۔

۸۔ پی ایس کوئٹہ میں ڈبل سوری ایسا ۲۰۲۵۹ ایسا ایسا  
بیرک کی تعمیر۔

۹۔ کوئٹہ میں ڈی آئی جی کے بہائی ایسا ۱۹۶۹ ایسا ایسا  
کوارٹر کی تعمیر۔

۱۰۔ اے ایس کوئٹہ میں ایسا ۸۰۹۸۳ ایسا ایسا  
سنگل آفسرز کے لئے کمروں

سنگل سوری بیرک کی تعمیر۔

۱۱۔ اوسنے محمد میں الحس وہی پی او  
۸۹۰ ۱۹۹۱-۹۲ء کی اینڈ ڈبلیو مکمل ہو چکا ہے  
فیپارٹمنٹ

۱۲۔ سبی میں وہی آئی جی کے لئے ایضاً ایضاً ایضاً  
ہائشی کوارٹر کی تعمیر۔

۱۳۔ ذیرہ اللہ یار میں گریڈ پانچ سے دس تک کے لئے  
عنی عدد کوارٹر زکی تعمیر۔

۱۴۔ پولیس لاٹن گواور میں گریڈ پانچ سے دس کے لئے  
عنی عدد کوارٹر زکی تعمیر۔

۱۵۔ پولیس لاٹن بیلہ میں گریڈ پانچ سے دس کے لئے  
عنی عدد کوارٹر زکی تعمیر۔

۱۶۔ خندار میں دو عدد بیرکوں کی تعمیر۔

۱۷۔ خندار پولیس لاٹن میں گریڈ پندرہ سے دس کے لئے  
عنی عدد کوارٹر کی تعمیر۔

۱۸۔ پولیس لاٹن ٹوپ میں گریڈ پندرہ سے دس کے لئے  
عنی عدد کوارٹر زکی تعمیر۔

۱۵۔	چنگلور میں پولیس اشیش	۱۹۹۱ء	۳۰۰۲ سی اینڈ ڈبلیو کمل ہو چکا ہے ٹپیارٹمنٹ	ایضا	۳۰۳۹۰	ایضا	۳۰۳۹۰	ایضا	مکمل ناون جعفر آباد میں پولیس اشیش کی تعمیر۔
۲۱۔	آر ڈی ۲۲۸ میں پولیس اشیش کی تعمیر۔	۱۹۹۱ء	ایضا	۳۰۵۸۱	ایضا	۳۰۵۸۱	ایضا	ایضا	سی اینڈ ڈبلیو کی طرف سے پولیس کے حوالے نہیں کیا گیا۔
۲۲۔	ستماری میں پولیس اشیش کی تعمیر۔	۱۹۹۱ء	ایضا	۳۰۳۹۶	ایضا	۳۰۳۹۶	ایضا	ایضا	گنداخ میں پولیس اشیش کی تعمیر۔
۲۳۔	دکی میں پولیس اشیش کی تعمیر۔	۱۹۹۱ء	ایضا	۳۰۱۲۴	ایضا	۳۰۱۲۴	ایضا	ایضا	دکی میں پولیس اشیش کی تعمیر۔
۲۴۔	پشمن میں پولیس اشیش کی تعمیر۔	۱۹۹۱ء	ایضا	۳۰۸۱۲	ایضا	۳۰۸۱۲	ایضا	ایضا	پشمن میں پولیس اشیش کی تعمیر۔
۲۵۔	آئی جی اسکیل برائج اشیش کی تعمیر۔	۱۹۹۱ء	ایضا	۱۲۰۹۵۰	ایضا	۱۲۰۹۵۰	ایضا	ایضا	آئی جی اسکیل برائج اشیش کی تعمیر۔
۲۶۔	آر ڈی ۲۹۸ میں پولیس اشیش کی تعمیر۔	۱۹۹۱ء	ایضا	۳۰۰۰	ایضا	۳۰۰۰	ایضا	ایضا	آر ڈی ۲۹۸ میں پولیس اشیش کی تعمیر۔
۲۷۔	ڈیرہ مراد جمالی میں پولیس اشیش کی تعمیر۔	۱۹۹۱ء	ایضا	۳۰۰۰	ایضا	۳۰۰۰	ایضا	ایضا	ڈیرہ مراد جمالی میں پولیس اشیش کی تعمیر۔

پر بیک وقت

کام جاری ہے۔

جناب اسپیکر اگلا سوال

۲۱۳ جناب عبدالرحیم خان مندو خیل

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) سال ۱۹۹۲ء تا مئی ۱۹۹۳ء کے دوران حکمہ امور داخلہ میں گردی، ا کے کتنے ملازمین تعینات ہوئے ہیں۔ تعینات کردہ ملازمین کے نام بعہ ولدیت تعلیمی کوائف، تاریخ تعیناتی، جائے تعیناتی اور ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ تعیناتوں کے لئے شرائط الہیت کیا رکھی گئی تھی اور کیا مذکورہ آسمیوں کی عام تشریف کی گئی ہے۔

وزیر داخلہ

(الف) ۱۔ مسٹر ضیاء اللہ خان ولد علی خان ترین ۹ مارچ ۱۹۹۳ء کو حکمہ امور داخلہ حکومت بلوچستان کوئٹہ کے نوٹسیفیکیشن نمبر ۲۰۰۵ (PRS No.50) مورخ ۹ مارچ ۱۹۹۳ء کے تحت ڈپٹی سپرینڈنٹ جیل بی۔، بھرپوری ہوئے۔  
وہ تعلیمی کوائف بی۔ اے۔  
وہ سڑل جیل بھرپوری ہوئے۔

سوتاریک تعیناتی مورخ ۱۰ مارچ ۱۹۹۳ء۔

ہر سڑل جیل بھرپوری ہوئے۔

۵۔ ضلع پشین رہائش کوئٹہ۔

(ب) مذکورہ ڈپٹی سپرینڈنٹ کی تعیناتی بلوچستان پہلک سروس گیشن کے توسط سے عمل میں لائی گئی ہے۔

جناب اسپیکر اگلا سوال۔

کیا وزیر داخلہ از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) ۲۱ فروری ۱۹۹۰ء کے دوران ملکہ متعلق اور اس کے زیر انتظام تمام نسلکہ ملکہ جات پر جیکس (اگر ہوں) میں کتنے گردیں اور بلا آفیسران کے تباولے کر دیئے گئے ہیں۔ ان کے نام، عمدہ، مقام تبادلہ اور مقام و عمدہ تعینات کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ بلا تجدیل کردہ آفیسران اپنے آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے اور اپنے پیشو آفیسران و ابلکاران سے چارج لیئے والے ملازمین کے آبائی ضلع و رہائش کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) مذکورہ تبادلوں میں کیسے اور ڈی اے کے مد میں کل کتنی رقم ادا کر دی گئی ہے نیز ہر آفیسر کو ادا کردہ سفر خرچ کی علیحدہ علیحدہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر داخلہ

جواب ضمیم ہے۔ لہذا اسکی لاہبری میں ملاحظ فرمائیں۔

جناب اسپیکر اگلا سوال۔

۵۹ جناب عبدالرحیم خان مندو خیل کیا وزیر اعلیٰ از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مکمل جولائی ۱۹۹۰ء سے اب تک صوبہ میں ملکہ کے زیر تخت مکمل شدہ زیر ملکی اور زیر تجویز مختلف پر جیکس، اسکیوں اور منصوبہ جات کی کل تعداد، نوعیت نیز ان پر جیکس، اسکیوں اور منصوبہ جات کے لئے تخصیص شدہ تحریک لائگ اور ان پر خرچ شدہ رقم کی علیحدہ علیحدہ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ بلا مکمل شدہ پر جیکس، اسکیوں، منصوبہ جات کی تاریخ مکمل، نیز زیر مکمل پر جیکس کی اب تک مکمل نہ ہونے کی وجہ اور ان پر خرچ شدہ رقم مرحلہ، کام اور نوعیت فنڈز وغیرہ کی پر جیکٹ، اسکیم اور منصوبہ اور تفصیل سے آگہ فرمائیں۔

وزیر اعلیٰ سکریٹریت کے تحت کسی قسم کا پر جیکس،

اسکمیں یا منصوبہ نہیں ہے لہذا جواب نبھی فہریں تصور کیا جائے۔  
جناب اسپیکر اگلا سوال۔

## ۶۰ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

وزیر اعلیٰ سیکرٹریت کے انتخابی آفیسران کے نام بعد گردیدہ اور مطلع رہائش کی

تفصیل دی جائے۔

## وزیر اعلیٰ

وزیر اعلیٰ سیکرٹریت کے انتخابی آفیسران کے نام بعد گردیدہ اور مطلع رہائش

کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مطمع رہائش	نام آفیسر بعد گردیدہ	نمبر شمار۔ عددہ
لوکل	جناب منیر احمد بادینی (بی۔ ۱۹)	۱۔ پرنسپل سیکرٹری
ڈویسائل کوئٹہ	جناب عارف حسین (بی۔ ۱۸)	۲۔ ائینڈشل سیکرٹری
ڈویسائل کوئٹہ	جناب طاہر ندیم (بی۔ ۱۹)	۳۔ ڈائریکٹر پرنسپل ٹوکول
ڈویسائل لورالائی	جناب عبدالکریم (بی۔ ۱۸)	۴۔ ڈپٹی سیکرٹری (بحث)
لوکل کوئٹہ	جناب فقیر حسین (بی۔ ۱۸)	۵۔ پرنسپل سیکورٹی آفیسر
لوکل کوئٹہ	جناب دوستین جمال الدینی (بی۔ ۱۸)	۶۔ انڈر سیکرٹری (بحث)
لوکل کوئٹہ	جناب بشیر احمد بادینی (بی۔ ۱۸)	۷۔ سیکشن آفیسر
لوکل کیچ (تربت)	جناب عمران گچکی (بی۔ ۱۸)	۸۔ پرنسپل سیکرٹری
لوکل قلات	جناب ذکی بلوج (بی۔ ۱۸)	۹۔ اساف آفیسر
لوکل خضدار	جناب عبد القدوس (بی۔ ۱۸)	۱۰۔ اساف آفیسر
لوکل کوئٹہ	جناب نور خان (بی۔ ۱۸)	۱۱۔ آفیسر تعلقات عامہ
ڈویسائل کوئٹہ	جناب عبدالرؤوف (بی۔ ۱۸)	۱۲۔ کمپرڈور

۳۳۔ ذی ائس پی	جتاب جاگیر درانی (بی۔،،)	لوکل کوئند
۳۴۔ کمپیوٹر پروگرامر	جتاب محمد فرقان خان (بی۔،،)	ڈو مسائل کوئند
۳۵۔ کمپیوٹر پروگرامر	جتاب محمد ناصر (بی۔،،)	لوکل کوئند
۳۶۔ پرائیویٹ سکرٹری	جتاب عبد القوم (بی۔،،)	ڈو مسائل کوئند
۳۷۔ پرائیویٹ سکرٹری	محبوب احمد (بی۔،،)	لوکل کچھی
۳۸۔ پرائیویٹ سکرٹری	عبد الرزاق (بی۔،،)	ڈو مسائل کوئند
۳۹۔ پرائیویٹ سکرٹری	(بی۔،،)	
۴۰۔ پرائیویٹ سکرٹری	(بی۔،،)	
۴۱۔ فلوراچھرست		
۴۲۔ سپرینڈنٹ	جتاب محمد اکبر (بی۔،،)	ڈو مسائل کوئند
۴۳۔ سپرینڈنٹ	جتاب محمد صادق (بی۔،،)	ڈو مسائل کوئند
۴۴۔ ذاتی معامل	جتاب محمد جاوید خان (بی۔،،)	ڈو مسائل کوئند
نوٹ۔۔ وزیر اعلیٰ سکرٹریت میں حال پولیسکل سکرٹری کی ایک آسای ڈپنی سکرٹری کی دو آسامیں، کمپیوٹر آپریٹری۔ ۴۴ اور سپرینڈنٹ کی ایک ایک آسای خالی ہیں جن کا اوپر ذکر نہیں کیا گیا ہے۔		
جتنا ب اسکرٹری اگلا سوال۔		

۱۱۔ میر جان محمد خان جمالی ۴۱ فروری ۹۹ء تا ۲۸ مئی کے دوران محمد متعلقہ اور اس کے زیر انتظام تمام مسلکہ ٹکھے جات / پرو جیکس (اگر ہوں امیں کتنے گریبی، اد بالا آفیسران کے تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ ان کے نام، عمدہ، مقام تبدیلہ اور مقام و عمدہ تعینات کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ بالا تبدیل کردہ آفیسران اپنی آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے اور اپنے پیشو و آفیسران و اہلکاران سے چارج لیتے والے ملازمین کی آہانی ضلع و بہاش کی تفصیل

بھی دی جائے۔

(ج) مذکورہ تبادلوں میں نبی اے کے مدین کل کتنی رقم ادا کر دی گئی ہے  
نیز ہر آفیسر کو ادا کردہ سفر خرچ کی علیحدہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

### وزیر خزانہ

(الف) محمد خزانہ اور اس کے زیر انتظام حکاموں میں ۲۱ فروری ۱۹۹۶ء تا ۲۸ مئی ۱۹۹۶ء کے دوران مندرجہ ذیل آفیسر ان گردی، اور ۱۹ اور ۲۰ کے تبادلے کئے گئے۔ نیز محمد بذا میں کوئی پرو جیکس نہیں ہے۔

نمبر شمار	نام آفیسر	مقام تعييناتی	مقام تبادلہ
۱۔ مسٹر مظفر محمود ڈی ایم جی۔	ڈپٹی سیکرٹری مالیات	ڈپٹی کشنسر جعفر آباد	
۲۔ مسٹر عبید اللہ صاحب	خزانہ آفیسر قلات	صلی اکاؤنٹس آفیسر سجدہ	
۳۔ مولانا غلام سرور صاحب	خزانہ آفیسر چنگور	خزانہ آفیسر قلات	
			بطور ڈپٹی سیکرٹری تعینات تھے۔
			سیریل نمبر ۲ کا تعلق صوبہ پنجاب سے ہے اور عرصہ ۸ ماہ سے محمد مالیات میں
			بطور ڈپٹی سیکرٹری تعینات تھے۔ سیریل نمبر ۲ کا تعلق کرخ ضلع خضدار سے ہے اور بچھپے ہ پانچ سال سے بھیت خزانہ آفیسر قلات میں کام کر رہے تھے۔ جبکہ سیریل نمبر ۲ ضلع قلات کا مقامی
			سدہ ہے اور عرصہ ۴۵ ماہ سے چنگور میں خزانہ آفیسر کے طور پر کام کر رہے تھے۔

(ج) مندرجہ بالا آفیسر ان میں سے سیریل نمبر ۱ کو کوئی نبی اے رہی اے نہیں دیا گیا۔ سیریل نمبر ۲ اور ۳ کو کل بیالیس ہزار روپے نبی اے رہی اے کی مدین (ایڈوانس) میں ادا کئے گئے۔ جن میں سیریل نمبر ۲ کو ملنگ باعثیں ہزار روپے اور سیریل نمبر ۳ کو میں ہزار روپے ادا کئے گئے۔

### رخصت کی درخواست

جناب اسپیکر سیکرٹری صاحب رخصت کی اگر کوئی درخواست ہے تو پڑھیں۔  
آخر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی) درخواست کوئی نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر** اب سالانہ مطالبہ زر بابت سال ۹۸ء ۱۹۹۸ء رائے شماری ہو گی وزیر خزانہ صاحب سے گزارشی ہے کہ وہ مطالبہ زر نمبر ۱ پیش کریں۔

### سالانہ تجھیمیہ جات بابت سال ۹۸ء ۱۹۹۸ء

#### مطالبات زر برائے شماری

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۱ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب ۱۸ کروڑ ۸۸ لاکھ ۶ ہزار ۳ سو ۵۲ روپے سے مجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۲۰ مئی ۲۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران سلسلہ مد جمل ایڈ من بشمول آرگنائز اف شیٹ فیکل ایڈ من آنکامکس روگویشن سیکشن پبلیٹی اور انفارمیشن برداشت کرنے پڑیں گے۔

### سالانہ تجھیمیہ جات بابت سال ۹۸ء ۱۹۹۸ء

#### مطالبات زر پر رائے شماری

**جناب اسپیکر مطالبہ نمبر ۱** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب ۱۸ کروڑ ۸۸ لاکھ ۶ ہزار ۳ سو ۵۲ روپے سے مجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۲۰ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران سلسلہ مد جمل ایڈ من بشمول آرگنائز اف شیٹ فیکل ایڈ من آنکامکس روگویشن سیکشن پبلیٹی اور انفارمیشن برداشت کرنے پڑیں گے۔ جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو مختلف ہیں وہ نہ کہیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

#### جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

**وزیر خزانہ مطالبہ ۲** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۲۵ لاکھ ۵ ہزار ۹ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۲۰ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران پر سلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں

**جناب اسپیکر** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۲۵ لاکھ، ۵ ہزار ۹ روپے سے محدود نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۹۸ء کے دوران بے سلسلہ مدد "صوبائی آبکاری برداشت کرنے پر" گے۔

**جناب اسپیکر مطالبه ۲** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۲۵ لاکھ ۵ ہزار ۹ روپے سے محدود نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۹۸ء کے دوران بے سلسلہ مدد "صوبائی آبکاری برداشت کرنے پر" گے جو اس کے حق میں بہن بھیں جو خالف ہیں وہ نہ کہیں۔ بہن کی تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** اُنہی تحریک۔

**وزیر خزانہ مطالبه ۳** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۰ لاکھ ۳۲ ہزار ۳ سو ۱۱ روپے سے محدود نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مدد" شامپ برداشت کرنے پر" گے۔

**جناب اسپیکر مطالبه ۳** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۰ لاکھ ۳۲ ہزار ۳ سو ۱۱ روپے سے محدود نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مدد" شامپ برداشت کرنے پر" گے۔

جو اس کے حق میں بہن بھیں جو خالف ہیں وہ نہ کہیں۔ بہن کی تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** اُنہی تحریک۔

**وزیر خزانہ مطالبه ۳** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳۲ لاکھ ۲۲ ہزار ۹ سو ۲۳ روپے سے محدود نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مدد" موثر و میکز ایکٹ برداشت کرنے

پیں گے۔

**جواب اپسیکر مطالبه ۳** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۲ لاکھ ۲۲ ہزار ۹ سو ۲۲ روپے سے مجاوز ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۲۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" موڑ و بیکلز ایکٹ برداشت کرنے پیں گے۔ جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو مختلف ہیں وہ نہ کہیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**جواب اپسیکر اگلی تحریک۔**

**وزیر خزانہ مطالبه ۵** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۲ لاکھ ۲۲ ہزار ایک سو ۵۵ روپے سے مجاوز ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۲۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" دیگر نیکسز اور محصولات برداشت کرنے پیں گے۔

**جواب اپسیکر مطالبه ۵** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۲ لاکھ ۲۲ ہزار ایک سو ۵۵ روپے سے مجاوز ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۲۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" دیگر نیکسز اور محصولات برداشت کرنے پیں گے۔ جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو مختلف ہیں وہ نہ کہیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**جواب اپسیکر اگلی تحریک۔**

**وزیر خزانہ مطالبه ۶** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۴۰ کروڑ روپے سے مجاوز ہے، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۲۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" پینش برداشت کرنے پیں گے۔

**جناب اسپیکر مطالبہ ۶** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۹۷ کروڑ روپے سے بیجا ذرہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال گھنٹہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "سلسلہ مد" پیش برواشت کرنے پڑیں گے۔  
جو اس کے حق میں ہیں ہاں بھیں جو خلاف ہیں وہ بھیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** اس مطالبہ میں شیخ جعفر خان مندو خیل کی طرف سے تخفیف زر کا نوٹ آیا ہے وہ پیش کریں۔

**وزیر شیخ جعفر خان مندو خیل** میں تحریک پیش کرنا ہوں کہ مبلغ ۹۷ کروڑ روپے کے کل مطالبات زر سلسلہ مد "پیش" میں بقدر ۲۵ کروڑ روپے کی تخفیف کی جائے۔

**جناب اسپیکر** کی حکومت اس کو اپوز کرتی ہے۔ آوازیں جی ہاں۔ شیخ جعفر خان مندو خیل صاحب اس کی وضاحت فرمائیں۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل** شکریہ جناب اسپیکر۔ یہ میں نے اپنی بحث تقریر میں بھی کہا تھا کہ یہاں کچھ پیدائش کی گئی ہے۔ کیونکہ گزریہ سال کے جو بحث اسٹریٹ میں ۹۷ کروڑ ۴۰ ہزار ۰۰ روپے ہیں اور ابھی جو انہوں نے پیش کیا ہے یہ ۹۷ کروڑ روپے انہوں نے پیش کیا ہے اس طرح اس میں سے کوئی ۱۳ کروڑ روپے انہوں نے زیادہ شوکے ہیں پہلے سال کی نسبت سے کیونکہ پیشش ایک البتی مدد ہے کہ آپ کسی کو دعا چاہیں نہیں لینا ہو گا آپ کسی کو روکنا چاہیں روک نہیں سکتے جیسا تجواہ ہے پیش بھی اسی طرح ہے۔ بحث میں وزیر خزانہ میں سال میں بھی ہوا پہلے اس فیپارٹمنٹ میں رہے ہیں اتنا اضافہ کسی بھی بھی نہیں ہو سکتا۔ نہ گورنمنٹ نے اپنے بحث میں کوئی پروگرام پیش کی ہے کہ ہم دس ہزار ملاز میں کو نکال رہے ہیں یا اتنا اضافہ ہوا ہے کوئی بھی پروگرام زیر بحث نہیں ہے کہ اس بحث میں یہ اخراجات کا اضافہ ہوا ہے۔ جیسا کہ میں نے بحث میں کہا تھا ۱۹۹۵ء میں کچھ زیادہ ہو گیا تا تو یہ افواہ پھیل

گئی تھی کہ گورنمنٹ یکموہیں ختم کر رہی ہے وہ پھر انہوں نے قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے لیا تھا۔ لیکن جب وہ افواہ ختم ہو گئی تو اس کے اگلے دو سال کوئی بھی اضافہ نہیں ہوا۔ وہی نارمل جو جاری اخراجات ہیں اسی میں ہی پورا ہوتا رہا ہے جو کچھلے سال ۲۵ کروڑ رکھنے گئے تھے ۳۲ کروڑ ہو گئے ایک دو کروڑ کی تو کچھ آنے والی بات ہے لیکن ۱۴ کروڑ کس حساب سے ہو سکتا ہے۔ جب اپسیکر کنایت شماری کرنی چاہیئے اس پر سیما بیسک انجمنش یہ ہے کہ اسی کے نواس میں یہ بات نہیں لائی گئی ہے یہاں یہ پیسے چھپائے گئے ہیں جو لوگ ریٹائرمنٹ لینا چاہتے تھے گورنمنٹ نے اس کو ریٹائر کیا تو وہ پیشش اپنا لے جائیں گے۔ اس حساب سے میں نے کہا کہ ۲۵ کروڑ سے اگر بڑھ جاتی ہے ۵۰ کروڑ روپے ہو جاتے۔ ۶۰ کروڑ روپے تو کسی صورت میں نہیں ہو سکتے ہیں یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیسے انہوں نے پینڈنگ کئے اور کسی مقصد کے لئے لے لیا ہے میں نے یہ کوئی کی تحریک بھیں کی ہے اب یہ ڈس سے رکویٹ ہے کہ وہ اس کشوٹی کی تحریک کو منظور کرے۔

### جناب اپسیکر وزیر خزانہ صاحب۔

**سردار محمد اختر مینگل (وزیر اعلیٰ)** جناب اپسیکر اس کٹ موہن کو رد کرتے ہوئے میں یہ عرض کروں گا کہ پیشش کی مدد میں ۱۹۹۴ء۔ ۱۹۹۵ء میں جو اصل اخراجات تے ۵۵ کروڑ روپے تھے۔ ان کو مد نظر رکھتے ہوئے ۱۹۹۷ء۔ ۱۹۹۸ء کے لئے ۴۰ کروڑ مختص کئے گئے ہیں۔ جو میرے خیال میں اس کے حوالے سے کم ہیں زیادہ نہیں ہیں۔ اگرچہ مالی سال ۱۹۹۸ء۔ ۱۹۹۹ء کے نظر ہانی شدہ تجیہت ۲۵ کروڑ ستر لاکھ روپے ہیں مگر اندیشہ ہے یہ رقم کم ہو گی۔ اسی کی وجہ سے ہم نے اس کو زیادہ رکھا ہے۔ کیونکہ سرکاری ملازمین کے متعلق اخباروں میں افواہیں پھیلنے کی وجہ سے پیشش پر جانے کا راجح بڑھتا جا رہا ہے۔ اس لئے اگلے مالی سال کے لئے خاطر خواہ رقم رکھنی گئی ہے۔ کم مختص رقم کرنے سے بچت نہیں ہوتی بلکہ لائیبلائز بڑھ جاتی ہیں اور پیش فکذ کسی صورت میں جسمی فائی کٹ موہن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس سے تمام بچت ڈس پیش ہو جائے گا لہذا کٹ موہن کو روکیا جاتا ہے۔

**جناب اپسیکر** سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۶ میں کٹوتی کی کی تحریک کو منظور کیا جائے کیونکہ جو اراکین اس کی تماالت میں ہاتھ انٹھائیں اور جو اس تحریک کی خلافت میں ہیں وہ ہاتھ انٹھائیں۔

ہاتھ خلافت میں زیادہ اٹھے لہذا تحریک نامنظور ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۶ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے۔ جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں۔ جو اس کے خلافت میں ہیں نہ کہیں۔ تحریک منظور ہوئی اور مطالبہ زر نمبر ۶ اصل حالت میں منظور ہوا۔

### **جناب اپسیکر اگلی تحریک۔**

**وزیر خزانہ مطالبہ ۸** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۹ کروڑ ۲۹ لاکھ ۸ ہزار ۶ سو ۳۵ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" ایڈ پرسریشن آف جمیں برداشت کرنے پذیں گے۔

**جناب اپسیکر مطالبہ نمبر ۶** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۹ کروڑ ۲۹ لاکھ ۸ ہزار ۶ سو ۳۵ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" ایڈ پرسریشن آف جمیں برداشت کرنے پذیں گے۔

جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو خلاف میں وہ نہ کہیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

### **جناب اپسیکر اگلی تحریک۔**

**وزیر خزانہ مطالبہ ۸** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب ۲۲ کروڑ ۵۶ لاکھ ۲ ہزار ۲ سو ۵۶ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" پولیس برداشت

کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر مطالبه نمبر ۸ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب ۱۳ کروڑ ۵۶ لاکھ ۲ ہزار ۲ سو ۵۶ روپے سے محدود ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ٹیکسٹر ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بسیلہ مد" پولیس برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر مطالبه نمبر ۸ میں جناب عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب اور جناب مصطفیٰ خان ترین کی کٹوتی کی تحریک آئی ہے ان سے گزارش کرنا ہوں کہ وہ اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب ہم تحریک پیش کرتے ہیں کہ مبلغ ایک ارب چودہ کروڑ چھپن لاکھ چھیاسٹھ ہزار دو سو چھپن روپے کی رقم بسلسلہ پولیس اور لیویز میں بقدر مبلغ سو روپے تخفیف کر دی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک یہ ہے کہ مبلغ ایک ارب چودہ کروڑ چھپن لاکھ چھیاسٹھ ہزار دو سو چھپن روپے کی رقم بسلسلہ پولیس اور لیویز میں بقدر مبلغ سو روپے تخفیف کر دی جائے۔

جناب اسپیکر کیا وزیر خزانہ اپوز کرتے ہیں؟

وزیر اعلیٰ جی ہم اپوز کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر آپ اس بارے میں کچھ فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا میں اپنی اس موہن کے بارے میں یہ عرض کروں گا کہ حکومت کے امن و امان کی پالیسی کو عملی جامد پہنانے کا صحیح طریقہ وضع نہ کرنے اور پولیس اور لیویز کے قوانین اور قواعد پر عمل نہ کرنے سے حکومت کی امن و امان کی پالیسی عملی جامد نہ پہنانیا جا بہا۔ ایک طرف امن و امان کی ان اداروں کی رہوت کے بوجھ تعلیم بللا رہے ہیں اور دوسری طرف اغواہ قتل رہنی ڈاکہ زنی اغواہ برائے تباہ اور بچوں کے اغواہ جیسے جرامیں روز بروز اضافہ سے عموم کے مشکلات میں بے تحاشا اضافہ ہوا جیسے جناب والا پولیس

کا تجھہ امن و امان کے لئے بڑا ضروری ہے لیکن ہمارے حوماں پولیس کے رہنماء خوری کی وجہ سے اور ان کے امن و امان کے اقدامات نہ کرنے کی وجہ سے اس وقت حالت یہ ہے کہ روزانہ آپ کوئی کے اخبار میں پڑھیں ہر روز ایک بچہ اغواہ ہوتا ہے گم ہوتا ہے ہر روز کہیں نہ کہیں قتل ہو رہا ہے۔ آپ نے دیکھا کوئی میں چند دن پہلے باقاعدہ شہر میں لوگ فتحیر محمد روڈ پر ایک گھر میں گھے اور قتل کیا۔ اسی طرح اس وقت صوبے میں سخت بدآمنی اس لئے ہم تجویز پیش کرتے ہیں کہ یہ نوکری کی حیثیت سے حکومت سے گزارش کریں گے کہ وہ باقاعدہ اصلاحات کرے اور واقعی پولیس کے جواہر پر مقاصد ہیں امن و امان قائم کرنے کے لوگوں کو ظلم و جر جرام سے بچات دلاتا تاکہ وہ پولیس اور لیوینز صحیح اقدامات کرے۔ وہی ذبیحی کرے جو ان کی ہے نہ کہ عوام کو تنگ کرے رہوت لے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ ٹریفک والے بازار میں کھڑے رہوت لیتے ہیں اسی طرح ہر تھانے اسی طرح ہر لیوینز تھانے۔ تو ہماری یہ تجویز ہے جناب والا کہ یہ کوئی منظور کی جائے اور حکومت پولیس کنٹرول کرنے کے لئے ایک نظام لائے۔

**جناب اپسیکر مصطفیٰ خان ترین صاحب آپ بھی محکم ہیں اگر آپ کچھ بولانا چاہیں؟**  
سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جناب اپسیکر جیسا کہ رحیم صاحب نے پولیس کی کارکردگی پیش کی ہے میری بھی یہی تجویز ہے کہ جب تک یہاں پولیس کا نظام صحیح نہیں ہو گا عوام کو امن نہیں ملے گا اور عوام کو اس وقت امن کی ضرورت ہے عوام پر یہاں ہیں رات کے سات بجے کے بعد کوئی گھر سے نہیں نکل سکتا۔ اس شہر کوئی میں کیا کیا نہیں ہو رہا ہے لیکن اتنا پولیس نفری اتنا ان پر خرچ ہو رہا ہے لیکن کسی انسان کا تحفظ نہیں ہو رہا ہے۔ جناب اپسیکر میرے اپنے علاقتے میں میں چوری خاص پیش کے چوک پر ہوئے۔ اور رات کے سازھے نو دس بجے جو کہ یہاں پولیس کی نفری کھنڈی ہوتی ہے۔ پولیس کو اپنی عزت کے واسطے کچھ کہ نہیں سکتے۔ لوگوں کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی کا چوری ہو جاتا ہے وہ ڈر کے مارے رپورٹ نہیں کر سکتا ہے اور پہلے اسی کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ جب تک یہ نظام چلے گا عوام کو تحفظ نہیں ملے گا۔ تو یہ عوام کے پیسے اس مد پر کیسے خرچ کے جا سکتے ہیں جبکہ عوام کو تحفظ

نہیں ملے۔

**جناب اسپیکر** میر بانی جی۔ قائد الیوان وزیر خزانہ صاحب۔

**سردار محمد اختر مینگل** (وزیر اعلیٰ وزیر خزانہ) جناب پولیس اور بیویز کو فعال بنانے کی بھیوی طور پر انتظامی طریقہ کار ہے اس میں اصلاح ہو سکتا ہے مگر اس صوبے کی عمومی لاد اینڈ آرڈر کو دیکھا جائے تو دوسرے صوبوں کے مقابلے میں قدرے بترے ہے اور اسی وامان کی صورت حال بتر کی جا سکتی ہے۔ اصلاح کے لئے جو بھی ضروری اقدامات ہونے چاہئیں وہ حکومت ضرور کرے گی۔ اس بندو پر اس مد میں کٹ موشن ناجائز ہے اس لئے اسے روکنا چاہا ہے۔

**جناب اسپیکر** شکریہ جی۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل** جناب والا وزیر اعلیٰ صاحب نے اس میں یقین دہلی کردا ہے کہ وہ اس میں اصلاحات کریں گے تو جناب والا اس کٹ موشن پر ہم زور نہیں دیتے۔ اگر وزیر اعلیٰ صاحب یہ کمیٹی کرتے ہیں یعنی گورنمنٹ یہ کمیٹی کرتی ہے کہ پولیس کے نظام کو تحریک کریں گے اور ان میں ایسی اصلاحات کریں گے کہ پولیس رہوت خوری اور دوسرا ایسا کام نہ کرے اور عوام کو امن دیں گے۔ اس کے بارے میں وہ اپنا ایک طریقہ کار وضع کریں۔ تو پھر ہم اس کٹ موشن کو دوٹ کے لئے پیش نہیں کرتے ہیں۔ یعنی ہم اس پر زور نہیں دیتے ہیں۔

**جناب اسپیکر** آپ دوٹ کے لئے والہیں لیتے ہیں؟

**عبدالرحیم خان مندو خیل** جناب والا آپ سے بحثیت اسپیکر رکویت کر رہا ہوں اس پر ہم دوٹ نہیں کر رہے ہیں۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل** جناب والا تحریک پیش ہو گئی اب اس پر روکز کیا جائے ہیں۔

**جناب اسپیکر** روکز ہیں دوٹ اس پر ہوں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل نہیں جتاب ڈپوز آف کے معنی یہ ہیں کہ دوست ہو۔ اور ڈپوز آف کے یہ بھی معنی ہیں کہ اس پر زور نہیں دیا جاتا۔

جناب اسپیکر وہ تو آپ نے اپنی تحریر میں ارشاد فرمایا تھا کہ اس کو مسح mover پر لیں نہ کرے۔ اس طرح بھی ویدڑا withdraw ہو جاتا ہے۔ آپ بہاں کرتے رہیں۔ انہوں نے اپنی کنونتی کی تحریک دایں لے لی ہے۔ اب میں اصل مطالبہ پیش کرنا ہوں۔ اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ نمبر ۸ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے۔ جو اس کے حق میں ہاں کیسیں جو خلاف ہیں وہ نہ کہیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔  
(تحریک منظور ہوئی اور مطالبہ نمبر ۸ اپنی اصل حالت میں منظور کیا گیا)

جناب اسپیکر اُنہی تحریک۔ وزیر خزانہ مطالبہ نمبر ۹ میں یہ تحریک پیش کرنا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۷۵ لاکھ ۹۹ ہزار ۲ سو ۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۹۸ء کے دوران "بسیلہ مد" قید خانہ جات و آباد کاری سراپا خانگان برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر مطالبہ نمبر ۹ میں یہ تحریک پیش کرنا ہوں کہ ایک رقم جو ۳ کروڑ ۷۵ لاکھ ۹۹ ہزار ۲ سو ۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۹۸ء کے دوران "بسیلہ مد" قید خانہ جات و آباد کاری سراپا خانگان برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اس کے حق میں ہاں کیسیں جو خلاف ہیں وہ نہ کہیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اُنہی تحریک۔ وزیر خزانہ مطالبہ ۱۰ میں یہ تحریک پیش کرنا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۴ لاکھ ۹۹ ہزار

۴ سو ۳۸ روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو  
بالی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" شری دفاع برداشت کرنے پریں گے<sup>۱</sup>  
جناب اسپیکر مطالبه نمبر ۱۰ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو، ۲  
لائچہ ۲۰ ہزار ۲ سو ۳۸ روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا  
کی جائے جو بالی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" شری دفاع برداشت  
کرنے پریں گے

جو اس کے حق میں ہیں ہاں کمیں جو مخالف ہیں وہ نہ کمیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اُنہی تحریک۔

وزیر خزانہ مطالبة ۱۱ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳۳ لاکھ ۵۳  
ہزار ۵۰ روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو بالی  
سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "نارکوٹک کنٹرول برداشت کرنے پریں گے<sup>۲</sup>  
جناب اسپیکر مطالبه نمبر ۱۱ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳۳  
لاکھ ۵۳ ہزار ۵۰ روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی  
جائے جو بالی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "نارکوٹک کنٹرول برداشت  
کرنے پریں گے۔

جو اس کے حق میں ہیں ہاں کمیں جو مخالف ہیں وہ نہ کمیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اُنہی تحریک۔

وزیر خزانہ مطالبة ۱۲ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب ۶  
کروڑ ۸۷ لاکھ ۹۷ ہزار ۳ سو ۳ روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے  
لئے عطا کی جائے جو بالی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" سول درکس

بیشول عملہ چار جزو براشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر مطالبه نمبر ۱۲ میں پر تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب ۴۹ کروڑ ۸ لاکھ ۹ ہزار ۳ سو ۳ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کھالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ٹھنڈتہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بسیلہ مد" سول ورکس بیشول عملہ چار جزو براشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر مطالبه نمبر ۱۲ میں کٹوتی کی تحریک آئی ہے جناب عبدالرحیم خان مندو خیل اور علام مصطفیٰ خان ترین کی طرف سے کٹوتی کی تحریک کا نوٹس آیا ہے۔ میں جناب عبدالرحیم خان مندو خیل سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی تحریک کو پڑھیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندو خیل ہم تحریک پیش کرتے ہیں کہ ایک ارب ۴ کروڑ ۸ لاکھ ۹ ہزار ۳ سو ۳ روپے کی رقم بسلیہ مد سول ورکس میں ایک روپے کی تخفیف کر دی جائے۔

جناب اسپیکر اب اس تحریک کو میں پڑھ لوں ہاگہ یہ باؤس کی پارپٹی بن جائے۔ تحریک یہ ہے کہ ایک ارب ۴ کروڑ ۸ لاکھ ۹ ہزار ۳ سو ۳ روپے کی رقم بسلیہ مد سول ورکس میں ایک روپے کی تخفیف کر دی جائے۔ جی عبدالرحیم خان مندو خیل ارشاد فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا ہم گورنمنٹ کی پالسی کو مسترد کرتے ہیں کہ صوبہ میں حکومت کی سڑکوں اور پبلک عمارت کی تعمیر کی پالسی کے احداں کو کمی جامع صحیح طریقہ کار کو وضع نہ کر کے اور سول ٹکڑے کے اپنے قوانین اور قواعد اور دیگر صوبائی قوانین پر عمل نہ کر کے حکومت کے پالسی احداں کو عملی جامع نہیں پہنچایا جا رہا ہے۔ سول ورکس کے تعمیر شدہ اور زیر مشیغ عمارت سڑکوں کی تعمیر میں انتہائی درجہ کا خورد برداشت کر کے ٹکڑے نے بالخصوص سڑکوں کو آمد و رفت کے لئے بالکل ناقابل استعمال کر دیا ہے۔ جناب والا اس ٹکڑے پر ہم اربوں روپے خرچ کر رہے ہیں لیکن اس ٹکڑے میں تمام عمارت اور اس ٹکڑے کے تمام

بنائے ہوئے روڈ۔ روڈ کے بارے میں ہم نے جو الفاظ استعمال کیے ہیں وہ یہ ہیں کہ جو روڈ اسنوں نے بنائے ہیں کہ ماقابل استعمال ہوئے ہیں یعنی ہم نے پیسے دیئے کہ وہ روڈ بنائیں اب اگر ایسے حالات میں اس مسئلہ کی کارکردگی کے لئے اصلاحات نہ ہوں حکومت کی طرف سے حکومت ان سے کام نہ لے انکی خور و بزد کو ختم نہ کرے ان کی رשות کو ختم نہ کرے یہ جو ہم کہتے ہیں کہ پرنسیم اور نیشن الی چیزیں ہم ختم نہ کریں اور گورنمنٹ سختی سے نہ نہیں ایک سسٹم نہ بنائے تو اس کے معنی ہے کہ ہمارے عوام کا جو پیسہ ہے وہ ہم صرف ناروا طریق پر ان لوگوں کو دے رہے ہیں۔ تو ہماری تجویز ہے کہ اس میں کوئی کمی جائے اور گورنمنٹ یہ گھمٹن دے کہ وہ اس کے بارے میں اصلاحات کرے گی۔

**جتناب اپسیکر** اسی مطالبات زر نمبر ۱۲ میں میر جان محمد خان جمالی نے بھی کٹوتی کی تحریک کا نوٹس دیا ہے۔ وہ بھی اپنی تحریک پیش کریں۔

**میر جان محمد خان جمالی** میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ایک ارب ۴۰ کروڑ، لاکھ ۹۶، ہزار ۳ سو، ۳ روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مد "سول در کس" میں بقدر ۱۵ کروڑ روپے کی تخفیف کی جائے۔

**جتناب اپسیکر** آپ اس کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں۔

**میر جان محمد خان جمالی** جتاب اپسیکر کچھ مالی سال میں اکاہی کروڑ چھیسا سخن لاکھ نوے ہزار روپے کی رقم رکھی گئی تھی اور اس سال یہ رقم ہے یہ وہی ہوں سول در کس ہے یہ وہی محمد ہے جو میلنیشن کے نام پر بلڈنگ کو واش کرتا ہے اور سارے خندز کو واش کرتا ہے۔ تو میری وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش ہے کہ کٹ لਾ کر پندرہ کروڑ کی رقم ڈیوپٹ کے کام پر لگائے۔ یہ بھی ان کو معلوم ہے کہ ڈیوپٹ کے کام پر بھی نیشن لای جاتا ہے۔ چلسی فیصد تک اس صوبے کا نام مشور ہے۔ ڈیوپٹ درک پر نیشن کھایا جاتا ہے۔ یہ تو میلنیشن سے نکال کر ڈیوپٹ میں لانا چاہتے ہیں کہ سانچہ فیصد دو کام ہو۔ میلنیشن میں تو ٹوٹلی پیسے کو واہیت واش کر دیا جاتا ہے۔ چونا دفتروں کو لگا دیا جاتا ہے اور ٹوٹلی پیسے کو

وائیٹ واٹ کر دیا جاتا ہے۔ میری یہ گزارش صوبے کے اعلیٰ تر مقاد کے لئے ہے۔ اس سلسلے میں دیکھتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب کی کیا راستے ہے۔

**جناب اپسیکر وزیر خزانہ صاحب۔**

سردار محمد اختر مینگل (وزیر اعلیٰ وزیر خزانہ) سول ورکس کٹ موہن کو روکا جاتا ہے کیونکہ جناب اپسیکر اس مدین ۹۸، ۱۹۹۴ء کے لئے اکاؤنٹ کروڑ روپے مخفی کے گئے تھے جن میں باہم کروڑ پچاس لاکھ روپے اسٹبلشمنٹ چارجز تھے اور انہیں میں کروڑ بیالیس لاکھ روپے حکومت بلوچستان کے اٹاؤں جن میں بلڈنگ رہڑ سرکوں مشینری کی دلخواہ بحال کے لئے رکھے گئے تھے مگر مالی بحران کی وجہ سے یہ رقم نظر ثانی کر کے سترہ کروڑ اسی لاکھ روپے کر دی گئی تھی تینجا حکومت کے تمام اٹاؤں نہ صرف بری طرح خراب ہوئے بلکہ بلڈنگوں سرکوں کی سلامان مرمت نہ ہونے کی وجہ سے ان کی حالت بہت خود ہو گئی اس لئے حکومت کے اٹاؤں کو بچانے اور سرکوں کی مرمت کرنے کے لئے اگلے سال کے لئے ایک ارب سولہ کروڑ ایسا لاکھ روپے مخفی کے گئے میں جن محض ستر کروڑ اختر لاکھ روپے اسٹبلشمنٹ چارجز میں شامل ہیں چونکہ حکومت بلوچستان نے اپنی اقتصادی پالسی کے تحت تمام اٹاؤں کو بچانا ہے تباہ شدہ سرکوں کی مرمت کے لئے خاطر خواہ فنڈ میانا کرنا ہے اس لئے ۲۹ کروڑ روپے مذکورہ کاموں کے لئے مخفی کئے گئے ہیں پچھلے سال کے اصل تجیئے اور نظر ثانی تجیئے اور اگلے سال ۹۸، ۱۹۹۵ء کے لئے تجیر رقم کے ساتھ تجزیہ کیا جائے تو درحقیقت کوئی اضافی رقم اس مدین میانہیں کی گئی ہے جبکہ افزایش زر اور قیمتی بہت بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے کٹ موہن کو رد کیا جاتا ہے۔

**عبد الرحمن خان مندو خیل** جناب والا یہ خور دبرد اور یہ تکمیل جو کام نہیں کر رہا ہے اس حوالے سے عرض کروں گا کہ منظور نہ کریں۔

**جناب اپسیکر** سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۲ میں کٹوتی کی دونوں تحریک کو منظور کیا جائے۔

جو ارکین اس کٹوتی کی تحریکوں کے حق میں ہیں باقاعدہ اتحادیں۔  
جو اس کٹوتی کی تحریکوں کے خلاف ہیں وہ باقاعدہ اتحادیں۔  
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۲ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی اور مطالبہ زر اصل حالت میں منظور کیا گیا۔)

جناب اسپیکر اب ساحب مطالبہ زر نمبر ۳ پیش کریں۔

وزیر خزانہ مطالبہ ۳ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۴۴ کروڑ ۷۵ لاکھ ۲۵ ہزار ۳۶ روپے سے متجاوز ہے وہ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۱۹۸۸ کے دوران "بلسلہ مد" پہلک ہیئت سروسر برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر مطالبہ نمبر ۳ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۴۴ کروڑ ۸۳ لاکھ ۲۵ ہزار ۳۶ روپے سے متجاوز ہے وہ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۱۹۸۹ کے دوران "بلسلہ مد" پہلک ہیئت سروسر برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر اس مطالبہ زر میں ایک کٹوتی کی تحریک جناب سعید ہاشمی صاحب نے پیش کی تھی چونکہ وہ خود موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک غیر موثق ہو گئی۔ اور میں مطالبہ کو اصل حالت میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۳ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہیں ہاں کمیں جو مختلف ہیں وہ نہ کمیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔ تحریک منظور ہوئی اور مطالبہ زر نمبر ۳ اصل حالت میں منظور کیا گیا۔

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ مطالبه ۱۳ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۵ لاکھ ۵۸ ہزار ۳ سو ۲۹ روپے سے مجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال گتھمہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران " بسلسلہ مد " اربن ورکس - بی واسا برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اس کے حق میں ہیں ہاں کمیں جو مختلف ہیں وہ نہ کمیں ۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے ۔  
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اُبھی تحریک۔

وزیر خزانہ مطالبه ۱۵ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۳۳ لاکھ ۵۲ ہزار ۳ سو ۸ روپے سے مجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال گتھمہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران " بسلسلہ مد " کیونٹی سینٹر برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر مطالبه زر نمبر ۱۵ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۳۳ لاکھ ۵۲ ہزار ۳ سو ۸ روپے سے مجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال گتھمہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران " بسلسلہ مد " کیونٹی سینٹر برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اس کے حق میں ہیں ہاں کمیں جو مختلف ہیں وہ نہ کمیں ۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اُبھی تحریک۔

وزیر خزانہ مطالبه ۱۶ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳ ارب ۳ کروڑ ۲۲ لاکھ ۵ ہزار ایک سو ۸۲ روپے سے مجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال گتھمہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران " بسلسلہ مد " تعلیم برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپیکر مطالبه نمبر ۱۶ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳ ارب ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ہزار ایک سو ۸۷ روپے سے مبجاوزہ ہو و زیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۹۸ء کے دوران " بسلدہ مذکور تعلیم برداشت کرنے پر ہے۔

جناب اپیکر مطالبه نمبر ۱۶ میں جناب مصطفیٰ ترین اور عبدالرحیم خان مندو خیل نے کٹوتی کی تحریک کا نوٹس دیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب ہم تحریک پیش کرتے ہیں کہ عین ارب چار کروڑ چوبیس لاکھ ایک سو بیسی روپے کی رقم بسلدہ تعلیم میں مبلغ ایک روپے تک تخلیف کر دی جائے۔

جناب اپیکر تحریک یہ ہے کہ عین ارب چار کروڑ چوبیس لاکھ ایک سو بیسی روپے کی رقم بسلدہ تعلیم میں مبلغ ایک روپے تک تخلیف کر دی جائے۔  
کیا حکومت اس کی مخالفت کرتی ہے؟

وزیر خزانہ ہم اپوز کرتے ہیں۔

جناب اپیکر عبدالرحیم خان مندو خیل اس کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا یہ گورنمنٹ کی پالیسی کے استبداد کا موہن ہے حکومت کی تعلیمی پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کا صحیح طریقہ اور سروس کے قوانین پر عمل نہ کر کے حکومت کی تعلیمی پالیسی کے اهداف کو عملی جامہ نہیں پہنایا جا رہا ہے اکثریت ہالی سکول، پرائمری سکول، مڈل سکول اور پرائمری سکول یا تو مکمل بند ہیں اور اساتذہ طالب علموں کو کوئی تعلیم ہی نہیں دے رہے ہیں یا چند اساتذہ اپنی باری مقرر کر کے ان سکولوں میں حاضر ہوتے ہیں تاکہ برائے نام تعلیم کے نام سے اپنے لئے ناجائز تجوہ کو جائز ثابت کریں۔ جناب والا دنیا میں سب سے اولیت تعلیم کو دی جاتی ہے۔ اور ہم اس پر اربوں روپے کا خرچ کرتے ہیں لیکن ان کے سکرٹری ڈائریکٹر دوسرے افسران کوئی بھی اپنی ذمہ داری پورا نہیں کرتے۔

ہمیڈ ماسٹر اور ہمارے تمام تعلیمی ادارے جناب والا اکثریت میں یہ کہوں گا سوائے چند کہ جو خود voluntarily کام کرتے ہیں باقی سب ادارے بند ہیں اور اس طرح اگر ہم چلیں جناب والا کہ اردوں روپے خرچ بھی ہو اور ہمارے بچے تعلیم بھی حاصل نہ کر سکیں جیسا کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے یعنی بحث تقریر میں بھی یہ الفاظ استعمال کیے ہیں کہ تعلیم کی وہ حالت جو ہے وہ بالکل زوال پذیر نہیں بلکہ ختم ہو چکی ہے۔ آج کی گورنمنٹ اور کل کی گورنمنٹ سب کی یہ پالیسی ناکام ہے کہ وہ اصلاحات نہیں کرتے ایک تاریخ فورس قائم نہیں کرتے کہ باقاعدہ استادوں سے کام لیں ہمیڈ ماسٹروں سے کام لیں آفیسروں سے کام لیں اور اگر ایسا نہ ہو تو جناب والا ہمارا یہ پیسہ ان کو دینا بغایدی طور پر ایک true title کو شش ہے تو میں یہ رکویٹ کروں گا کہ گورنمنٹ اس کے لئے اصلاحات کا نظام قائم کر کے اس سسٹم کو چلائے تعلیمی اداروں کو چلائے حاضری ان کی یعنی تمام تعلیمی اداروں کے ۔ ان کو فعل کیا جائے۔ میربانی۔

جب اپنیکر سردار ترین صاحب۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین۔ جب اپنیکر صاحب حقیقت میں اگر دیکھا جائے تو وہ قوم ترقی کر سکتا ہے جس کے پاس تعلیم ہو لیکن یہاں پر تعلیم کی یہ حالت بن گئی ہے جیسے غلام قوموں کو تعلیم کے لئے نہیں چھوڑا جانا تھا اس لئے کہ یہ قوم ترقی نہیں کرے ہمارے ساتھ یہی سلوک و رہا ہے ہمارے بال بچوں کو تعلیم نہیں دے رہے ہیں ایک اسکیم کے تحت اگر اسی طرح یہ عمل رہا میں یہ کہوں گا کہ اس قوم کو غلام بنایا جا رہا ہے تعلیم سے دور رکھا جا رہا ہے اگر ہم کو غلام ہمارے قوم کو غلام ہمارے بچوں کو غلام بنایا جا رہا ہے تو پھر ہمارے پیسے اپنے سے ہم اپنے غلام پر کیسے خرچ کریں۔ جب اپنیکر اگر یہی رویہ رہا یہی نظام رہا تو یقیناً ہم بت پہچھے رہ جائیں گے۔ یہ صوبہ بت پہچھے رہ جائے گا تعلیم کے حافظت سے یہ نہیں ہے جناب والا کہ ہم لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ پیسے آپ مجھے دیدیں تاکہ میں جیب میں ڈالوں نہیں جناب عالیٰ یہ عوام کا پیسہ ہے لوگ بچے مارتے ہیں وہ بڑی چلاتے ہیں اور اپنے بچوں کو اسکوں

بھیجتے ہیں لیکن وہاں کیا ہو رہا ہے ہر شخص یہی چاہتا ہے غریب عوام کا سرمایہ دار تو آج کل بڑے بڑے اسکولوں میں اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں انہیں اپنے بچوں کا کوئی فکر نہیں ہے لیکن وہاں جو غریب طبقہ ہے اس کو جتاب عالی آپ خود سروے کریں وزیر اعلیٰ کو ان کا ہم سے اچھی طرح علم ہے کہ لوگ کیا چاہتے ہیں تعلیم کے کیا حالات ہیں ہم یہی بحث ہیں کہ جس چیز پر پس خرچ ہو وہ عوام کے مشکلات کا حل ہو۔ جتاب فکر یہ۔

میر جان محمد خان جمالی جتاب وزیر خزانہ صاحب۔۔۔

سردار محمد اختر مینگل (قائد الیوان / وزیر خزانہ) جتاب اپنیکر اس میں دو کٹ موشن ۲۔۔۔ میرے خیال میں آئے ہیں تو دونوں کا جواب اکٹھا دیا جائے۔

جتاب اپنیکر آپ جواب دیدیں دونوں کا ہی۔

قائد الیوان / وزیر خزانہ جتاب اپنیکر اس میں کٹ موشن لانا میرے خیال میں باقی نہیں ہوا بلکہ تعلیم کے فنڈ میں کمی کرننا شد کہ صرف اپنا بلکہ اپنے بچوں کا قتل کرنے کے متراود ہو گا۔ ہم انتظامی مسائل اور ان کی اصلاحات کی طرف خاطر خواہ توجہ دی جائے گی جس کا ذکر میں نے اپنے بحث اچھی میں بھی کیا ہوا ہے۔ آج ہم جتاب اپنیکر ایکسوں صدی میں داخل ہو رہے ہیں اور ترقی یافتہ ممالک تعلیم کے میدان میں روز بروز کوٹھاں میں جبکہ ہمارا صوبہ ۔۔۔ چاروں صوبوں میں ایک بڑا وسیع صوبہ ہے۔ لڑی سٹ میں پاکستان کے تمام صوبوں سے کم ہے اور ہم بحث میں مختص شدہ رقم کو کم کرنے کے لئے کٹ موشن پیش کر رہے ہیں۔ کتنی جتاب اپنیکر حیرت کا مقام ہے کہ جس میں ہم چاہتے ہیں کہ ہماری تعلیم کا معیار اچھا رہے اس کے لئے ظاہر ہے ہمیں وہ انتظامی مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے ان میں اصلاح لانی پڑے گی۔ اس کے لئے بھی ہم کٹ موشن لارہے ہیں اس لئے بجائے کٹ موشن کے ہم ۔۔۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ اس میں مزید فنڈ زدا پنے قابل وسائل سے پیدا کر کے تعلیم کی ترقی پر خرچ کریں تاکہ آنے والی generation ہمارے بارے میں اچھی رائے قائم کر سکے اسی وجہ سے اس کٹ موشن کو اپوز oppose کیا جاتا ہے۔

**جناب اسپیکر** شکریہ ہی۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۲ کو کٹوتی کی تحریک کو منظور کیا جائے۔ جو اراکین اس تحریک کی حمایت میں ہیں؟ جی جناب عبدالرحیم خان مندو خیل اصل میں بات یہ ہے جناب والا یہ اس پالسی پر ہے اس پالسی پر تنقید ہے کہ عمل انتظامی طور پر تعلیم نہیں دلایا جا رہا ہے۔

**جناب اسپیکر** حکمت علی۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل** ہاں **disapprove** ہے آپ کی پالسی تو اب اگر جبکہ وزیر اعلیٰ صاحب نے جیسے کہا کہ وہ انتظامی طور پر اصلاحات کریں گے تعلیم واقعی صحیح طور پر یعنی یہ پالسی صحیح طور پر **implement** ہو گی اور تعلیم دی جائے گی تو پھر ہم اس پر یعنی اس کو **stress** نہیں کرتے۔

**جناب اسپیکر** آپ **stress** نہیں کرتے؟

**عبدالرحیم خان مندو خیل** جی۔

**جناب اسپیکر** شکریہ۔ تو چونکہ محکمین اپنی اس کٹوتی کی تحریک پر **stress** نہیں کرتے لہذا اس کو چھوڑ دیا گیا اور اصل مطالبہ زر پر آئے۔ سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۲ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟

**تحریک**۔ جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو اس کے حق میں نہیں ہیں وہ ہاں کہیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی اور مطالبہ زر نمبر ۲ اصل حالت میں منظور کیا گیا۔ وزیر خزانہ صاحب مطالبہ زر نمبر ۱، پیش کریں۔

**مطالبہ زر نمبر ۱** وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۱ لاکھ ۵۰ ہزار ۲۶ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۹۸ء کے دوران "بسیلہ مد" آثار قدریہ برداشت کرنے پڑیں گے۔

**جناب اسپیکر** مطالبہ زر نمبر ۱ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۱ لاکھ ۵۰ ہزار، سو ۲۶ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال

محتملہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" آثار قدیمہ برداشت کرنے پڑیں گے۔ سوال یہ ہے کہ اس تحریک کو منظور کیا جائے جو اس تحریک کے حق میں ہیں وہ ہاں تکمیل اور جو اس تحریک کے حق میں نہیں ہیں وہ نہ تکمیل۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔ تحریک منظور ہوئی اور مطالبہ زر بھی منظور ہوا۔ اگلی تحریک۔

مطالبہ زر نمبر ۱۱ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب ۲ کروڑ ۱۲ لاکھ ۹ حزار ۷ سو ۵۸ روپے سے مجاوز نہیں ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال محتملہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" صحت برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر مطالبہ زر نمبر ۱۸ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب ۲ کروڑ ۱۴ لاکھ ۹ حزار ۳ سو ۵۸ روپے سے مجاوز نہیں ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال محتملہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" صحت برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر اس مطالبہ زر پر سعید احمد باشی، جناب عبدالرحیم خان مندو خیل اور جعفر خان مندو خیل نے کٹوئی کی تحریک دی ہے۔ چونکہ باشی صاحب نہیں ہیں میں عبدالرحیم خان سے عرض کروں گا کہ وہ اپنی تحریک پیش کرے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا، ہم تحریک پیش کرتے کہ مبلغ ایک ارب بارہ کروڑ سولہ لاکھ نو حزار چار سو اٹھاون روپے کی رقم بلسلہ صحت کی مبلغ ایک روپے تک تخفیف کر دی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک یہ ہے کہ مبلغ ایک ارب بارہ کروڑ سولہ لاکھ نو حزار چار سو اٹھاون روپے کی کل مطالبہ زر بلسلہ صحت میں مبلغ ایک روپے تک تخفیف کر دی جائے۔ کچھ فرمائیں جناب والا۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا یہ گورنمنٹ کے پاسی کے مسترد کرنے کے

بارے میں ہے یہ موشن بات صحت کے لئے رقم کے نہیں بات صحت کے رقم کو صحیح استعمال کی پالپسی کا ہے وزیر خزانہ صاحب ہمیں سپلائر جواب دیں گے وہ تعلیم کے بارے میں بھی کہ خرچہ اتنا ہے خرچہ ہو رہا ہے لیکن وہ خرچہ جو حداۓ جا رہا ہے گورنمنٹ کی پالپسی نہیں ہے کہ وہ پسے صحیح پالپسی طریقہ کارواخ کریں گورنمنٹ نے طریقہ کارواخ نہیں کیا ہے کہ ان کی پالپسی اپلیکیٹ **implement** ہو اور صحت کے مسئلہ کے قوانین قواعد پر عملدرآمد نہ کر کے صحت کی پالپسی آداب کو عملی جامد نہیں پہنایا جا رہا ہے صحت کے پالپسی ہے کہ لوگوں کے صحت کے سروسر فراہم ہو اس لئے رقم میا کی جا رہی ہے لیکن اس کے لئے طریقہ کار نہیں کہ واقعی سچال کھلے ہو (بی ایچ یو) کھلیں ہو ڈاکٹر کام کریں انہیں دوائی ملے اس کے لئے کوئی طریقہ کار نہیں بنایا گیا۔ نہ بتا رہے ہیں چند کے سوا صوبہ کے تمام سچال اور ہیلتھ شرٹ اور سوال ڈسپرسریاں مکمل بند تمام متعلق آفسران ڈاکٹر اور عملہ مکمل غیر حاضر ہے ان اداروں کے آلات و ادویات کو یا تو مکمل طور پر خور دبرد کیا گیا ہے یا برائے ہام رکھے گئے ہیں۔ گورنمنٹ جانتے ہیں محبران صاحبان خود جانتے ہیں ہر ایک کے حلقوں میں ایک پبلک ہیلتھ سینٹر ہے جذب والا اور ان کی تجوہ بھی جاری ہے دوائی کے پیسے بھیج رہی ہیں لیکن لوگوں کو کوئی سروس ہیلتھ کی نہیں ہیں ابھی میں ایک سادہ مثال دیتا ہوں آپ تجوہ جائے وہاں باقاعدہ روول ہیلتھ شرٹ بلکہ میں نہ کوئی کوئی نہیں جانتا ہوں مکمل درجے کا سچال ہے اس کا آپریشن تھیڑا اسکے بڑے ڈاکٹر اور جو ہے سب ڈویون کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ شیرانی سب ڈویون لینک اس میں نہ عملہ ہے نہ آپریشن تھیڑ ہے نہ وہاں دوائی تو اس طریقہ یہ ایک مثال میں نے دیا تمام صوبے کی یہ حالت ہے ہم یہ کہتے ہیں ہمارے گورنمنٹ کے سب سماں پر خوش ہیں کہ صحت کے لئے یہ سب ہم خوش ہیں کہ تعلیم کے لئے پسے ہے یہ تو بنیادی چیز ہے لیکن ہم کہتے ہیں کہ وہ اس کے لئے پالپسیاں بنائیں، طریقہ کار بنائیں ایک اصلاحی سسٹم بنائے کہ اس پر عمل ہو یہ ہے ہم یہ چاہیں گے کہ وزیر اعلیٰ صاحب اس حوالے سے اس پالپسی کے حوالے سے اس طریقہ کار کے حوالے سے یہاں بات کریں۔ رقم ہمارا مسئلہ نہیں۔ یہ پالپسی موشن ہے۔

جناب اپسیکر مصطفیٰ صاحب آپ اس پر بولیں گے یا کافی ہے۔  
 سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جناب اپسیکر حقیقت میں صحت عوام کی ضرورت ہے اور یہ ضروریات روز بروز بڑھ رہی ہے حقیقت میں یہاں جتنے بھی ممبر صاحبان بنتھے ہوئے ہیں وہ جتنا پہنچنے والے کے حالات بھی طرح جانتے ہیں لیکن چند مجبوریوں کی وجہ سے کچھ نہیں بول سکتے۔ حقیقت بول نہیں سکتے اس لئے انکی مجبوریاں میں جسیے کہ کل وزیر اعلیٰ صاحب نے خود تقریر میں کہا تھا کہ وہی کورم ہے جناب اعلیٰ صحت کے لئے جسیے رحیم صاحب نے فرمایا ہمیں اس چیز سے اختلاف نہیں ہے کہ اس مد میں پیسے کیوں نہیں رکھے گے ہیں ہم اس چیز سے اختلاف کرتے ہیں کہ پیسے طائع کیوں ہو رہے ہیں عوام کے کام کیوں نہیں ہو رہے ہیں۔ ابھی جناب والا باپنے حلقوں کا یقین سے کہتا ہوں کہ گیارہ ڈسپریزاں ہی ہوئی ہیں اس پر گورنمنٹ کے پیسے خرچ ہو چکے ہیں لیکن ادھر کیا ہو رہا ہے جسیے اسدن میں نے خود اپنی تقریر میں کہا کچھ نہیں ہو رہا ہے میں یقین سے کہتا ہوں کہ ہر ممبر کی علاقت میں یہی حالات ہو گا لیکن میں ممبر صاحبان سے یہی کہتا ہوں کہ خدا کے لئے کچھ حق بولو کچھ بولو عوام نے آپ کو دوست دیکر اس لئے بھیجا ہوا ہے کہ آپ بولیں اور حقیقت بولیں جناب اپسیکر ہماری request ہے وزیر اعلیٰ سے اور تمام ممبران صاحبان سے کہ ہم مل جل کر ہر اس مسئلے پر عوام کے مشکلات حل کریں جو ہم سے ہو سکے نہ ہم لوگ پیسے طائع کریں جناب اپسیکر شکریہ۔

### جناب اپسیکر جناب قائدِ ایوان

سردار محمد اختر مینگل (قائدِ ایوان) جناب اپسیکر جماں تک انتظامی بد نظری کا تعلق ہے اس حوالے سے کہ موٹالیا گلی ہے حکومت نے نہ صرف اس کا صحت کے لحاظے بلکہ تمام ٹھکنوں میں اس کا بھتی سے نوٹس لیا ہوا ہے جس کے تعلیم کے حوالے سے میں نے اس کو لکیز کر دیا ہے کہ آج کے اس کٹ موہن کے حوالے سے اپنی تقریر میں بلکہ اپنی بجٹ تقریر میں بھی اس کا حوالہ دیا تھا اس مسئلے میں صحیح اقدام کیتے جا رہے ہیں۔ افلاط اللہ جلد ہی آپ لوگوں کو

اس بد نظری میں کچھ نہ کچھ ضرور اصلاح نظر آئے گی تو اسی بناء پر اس کے موشن کو رد کیا جاتا ہے۔

جناب اپسیکر - You want prace now ?

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب اپسیکر وزیر اعلیٰ صاحب نے وزیر خزانہ نے جو یہ یقین دہانی کرائی ہے، ہم یہی چاہتے ہیں کہ واقعی تعلیم صحت ان پر صحیح implement ہو تو جب وہ اس پر اپنا ایک انتظام کریں گے گورنمنٹ کی جیتیت سے تو یہ بہت اچھی بات ہے ہم اسکو پریس نہیں کریں گے۔

جناب اپسیکر It is not prace Thank you very much.

اب سوال یہ ہے کہ مطالبه زر نمبر ۱۸ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے۔ جو اس تحریک کی تحریکیت میں ہیں وہ ہاں فرمائیں اور جو اسکے مقابلت میں ہیں وہ نہ کہیں (تحریک منظور ہوئی اور مطالبه زر نمبر ۱۸ اصل حالت میں منظور ہوا)

وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر ۱۹ پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر ۱۹ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو، کروڑ ۸۰ لاکھ ۲۱ ہزار ۶ سو ۵۹ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تلتہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ کے دوران "بلسلہ" افرادی قوت اور لیسر برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر مطالبه زر نمبر ۱۹ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو، کروڑ ۸۰ لاکھ ۲۱ ہزار ۶ سو ۵۹ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تلتہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ کے دوران "بلسلہ" افرادی قوت اور لیسر برداشت کرنے پڑیں گے۔ جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو مقابلت میں ہیں وہ نہ کہیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اپسیکر اگلی تحریک۔

مطالبه زر نمبر ۲۰ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۳۲ لاکھ، حزار ۹ سو ۵۸ روپے سے مجاز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۹۸ء کے دوران "سلسلہ" کھیل اور تفریقی سولیت برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر مطالبه زر نمبر ۲۰ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۳۲ لاکھ، حزار ۹ سو ۵۸ روپے سے مجاز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۹۸ء کے دوران "سلسلہ" کھیل اور تفریقی سولیت برداشت کرنے پڑیں گے۔ جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو مخالفت میں ہیں وہ نہ کہیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اپسیکر اگلی تحریک۔

مطالبه زر نمبر ۲۱ وزیر خزانہ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۵ کروڑ ۸ لاکھ، حزار ۲ سو ۸ روپے سے مجاز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۹۸ء کے دوران "سلسلہ مد" سماجی تحفظ اور سماجی بہبود برداشت کرنے پریں گے۔

جناب اپسیکر مطالبه نمبر ۲۱ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵ کروڑ ۸ لاکھ، حزار ۲ سو ۸ روپے سے مجاز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۹۸ء کے دوران "سلسلہ مد" سماجی تحفظ اور سماجی بہبود برداشت کرنے زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**جتناب اسپیکر اگلی تحریک۔**

مطالبه زر نمبر ۲۲ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو، ۳ لاکھ ۵۰  
ہزار روپے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی  
سال ٹھنڈہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" قدرتی آفات و تباہ کاری برداشت کرنے  
پذیں گے۔

جتناب اسپیکر مطالبه نمبر ۲۲ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو، ۳ لاکھ ۵۰ ہزار روپے  
متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ٹھنڈہ ۳۰  
جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" قدرتی آفات و تباہ کاری برداشت کرنے پذیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**جتناب اسپیکر اگلی تحریک۔**

مطالبه زر نمبر ۲۳ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ  
۱۸ لاکھ ۹۶ ہزار ۳ سو ۴۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے  
عطا کی جائے جو مالی سال ٹھنڈہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" اوقاف برداشت  
کرنے پذیں گے۔

جتناب اسپیکر مطالبه نمبر ۲۳ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۱۸ لاکھ ۹۶ ہزار  
۳ سو ۴۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو  
مالی سال ٹھنڈہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" اوقاف برداشت کرنے پذیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**جتناب اسپیکر اگلی تحریک۔**

وزیر خزانہ مطالبه نمبر ۲۴ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۳۳ کروڑ ۳۰ لاکھ  
ہزار ۵ سو ۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے  
جو مالی سال ٹھنڈہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" زراعت برداشت کرنے پذیں گے۔

جناب اسپیکر مطالبہ نمبر ۲۳ تحریک یہ ہے کہ مبلغ ۴۴ کروڑ ۳۳ لاکھ ۱۶ ہزار ۵ سو روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۲۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بسسلہ مد" زراعت برداشت کرنے پر متعلق جناب اسپیکر مطالبہ زر نمبر ۲۲ میں شیخ جعفر خان مندو خیل نے تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل شکریہ جناب اسپیکر صاحب کہ آپ نے موقع دیا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۴۴ کروڑ ۳۳ لاکھ ۱۶ ہزار ۵ سو روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مد زراعت میں بقدر ۵ کروڑ روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک یہ ہے کہ ۴۴ کروڑ ۳۳ لاکھ ۱۶ ہزار ۵ سو روپے کا کل مطالبہ زر بسلسلہ زراعت میں بقدر ۵ کروڑ روپے کی تخفیف کی جائے۔ آپ بولیں اپنے موہن کے حق میں بولیے گا۔

شیخ جعفر خان مندو خیل بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر یہ زراعت کے مد میں جونان ڈویلپمنٹ سیٹلی یہ مد ہے کوئی ڈویلپمنٹ کرنی ہے کہ پریکمیکل اوھر رقم خرچ نہیں ہو رہی ہے۔ یہ انہوں نے جو رکھا ہے اس سال ۴۴ کروڑ ۳۳ لاکھ روپے پچھلے سال ۴۴ کروڑ روپے اس پر خرچ ہوا ہے اتنا زیادہ اضافہ کوئی نہ کچھ آنے والی بات ہے ان کے نہ کوئی نئے پوست کریمیت ہوئے ہیں نہ کچھ نئے مشینسری پر چیز ہوئے ہیں۔ نہ کچھ انہوں نے فیڈر ریٹیک اپ کیتے ہیں۔ اسی کے اندر ہی یہ اضافے اس طرح جو چل رہے ہیں بلکہ اس سلسلے میں سرور خان کا لڑا صاحب نے ایک پاوائنٹ آڈٹ کیا تھا کہ ایک ڈیزل کی مد میں انہوں نے جو ہے پچھلے سال جو رکھے تھے فیول کی مد میں یہ صفحہ نمبر ۲۵۲ پر ہے انہوں نے جو ہے ایگر پھر میں لاست سال جو خرچ ہوئے ہیں یہ ۵ کروڑ ۸۸ لاکھ ۲۱ ہزار ۵ سو روپے خرچ ہوئے ہیں پچھلے سال جو خرچ ہو گئے ہیں جبکہ ایم پی اے فنڈ بھی تھا اور بلدوزر ہاؤز بھی ہر ایم پی اے نے دیے تھے اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں زیادہ خرچ ہوا ہے اس سال ایم پی اے فنڈ بھی نہیں ہے بلدوزر

ہمار بھی کسی ایم پی اے کے ساتھ نہیں ہے تو بجائے اس میں کم ہونے کا انہوں نے شو کیا ہوا  
 ہے بلکہ اسی رقم میں موجود ہے کہ ۲۰ کروڑ ۳۳ لاکھ ۵۵ ہزار ۵ سو روپے یہ نہ کچھ آنے والی  
 بات ہے کہ اپنے صاحب آپ خود بھی اس چیز کو کچھ سکتے ہیں یہ ادھر سے نانا ہاں ہاں جو کر  
 رہے ہیں وہ لوگ بھی اس کو پڑھ رہے ہیں وہ لوگ بھی اس کو پڑھ لیتے اس ک حود کچھ آ جانا  
 کہ ۵ کروڑ ۵۵ لاکھ یا ۵۵ لاکھ سے بڑھ کر کس طرح سارے سترہ کروڑ روپے و گئے یہ ہاؤس کے  
 لئے میں نہیں بلکہ آپ لوگوں کے باقی میں ہو گا میں یہ سمجھتا ہوں میرے ساتھ بھی یہ ہوتا رہا  
 ہے اس کو اندا کا منہ نہیں بنانا چاہیئے اس کو میرے ساتھ بھی یہ ہوتا رہا ہے مجھے بھی جب اس  
 طریقہ پارٹیشن شینڈنگ کرتے ہیں اس کو ہم لوگوں نے چیک کرنے ہیں بجائے ہم لوگ چیک  
 کرنے کی اس کی ہم مخالفت کریں آپ یہ پوچھ سکتے ہیں ان سے کہ بھی کیا انسان گرا ہے کہ حمر  
 سے ڈیڑا لایا ہے کتنے بلڈوزر ابھی آئے اس جون میں ہمارے پاس آئے ہیں یا جنوری میں  
 ہمارے پاس آئے ہیں کہ اس کے اور اگلے سال کا یہ اتنا خرچ آ رہا ہے اسی طریقہ چیز میں  
 انہوں نے اگر یہ آپ دیکھیں جاب اسکر یہ جو انہوں نے

**Demands of grants**  
 کا جو ہے آپ ہر مد میں and appropriation current expenditure  
 دیکھیں کہ حمری ۲۰ پر سنت اضافہ کہ حمری ۲۵ پر سنت اضافہ جو کہ بلا جواز ہے میں نہیں سمجھتا ہوں  
 کہ اس کا کوئی جواز ہے بسم اللہ کا کڑ صاحب یہ زراعت کے اوپر اگر خرچ ہو تو میں خوش ہونگا  
 مجھے حقیقت میں اس سے کوئی مخالفت نہیں ہے زراعت ہمارا بنیاد ہے۔ اگر ہم نے زراعت کو  
 ترقی نہیں دی تو یہ صوبہ ہی ترقی نہیں کر سکے گا اس کے لئے میں نے زراعت کو ترقی نہیں دی  
 تو یہ صوبہ ہی ترقی نہیں کر سکے گا اس کے لئے میں نے عرض کیا تھا کہ ایر گیکشن کا فنڈ بھی بڑھایا  
 جائے جس کا ڈائرکٹ فائزہ زمیندار کو جاتا ہے یہ جو میں تجویز کر رہا ہوں مختلف کٹوٹیاں یہ وہ  
 نقص میں نے نکال لیے ہیں پر یکنیکیل اگر اس میں آپ کو کوئی پر یکنیکیل نقص نظر نہیں آیا تو  
 بیٹھ اس ک رد کر دیں میں سمجھتا ہوں کہ کوئی ۱۹ کروڑ روپے یہ ہم نے جو مختلف کٹوٹی کی  
 حرجیکیں پیش کی ہے وہ ایسے رقم ہے جو کہ خرچ نہیں ہو گئے ایسے ہی انہوں نے بکس میں شو کیے

ہیں یہ اگر خرچ ہو گے تو انکا بلڈوزر تو اتنا ایک سال میں ڈیزیل عین گنا زیادہ نہیں کر سکتا ہے اس سے بہتر یہ ہو گا کہ یہ لوگ جیسوں میں چلے جائیں گے جائے لوگوں کے جیسوں میں چلے جائیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ زمیندار کے پاس چلے جائیں اور صوبے کی پروڈکشن زیادہ ہو جائے صوبے کی آبادی زیادہ ہو جائے یہ میرا اس ایوان میں عرض کرنے کا آپ سے یہ

#### Repairs of buildizers and runnings rigs

نہیں آ رہا ہے کہ اتنے پیسے کس طرح اضافہ ہوتے ہیں آپ ہر مد میں اگر دیکھ لیں اضافہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے مذاق اڑانے والا بات نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کو پابندی کا گیا ہے خدا کی قسم اگر آپ لوگوں کا بھی دل یہ ماتحتا ہو کہ یہ علاط کہہ بہا ہے لیکن آپ لوگوں کو پابند کیا گیا ہے بالکل صحیح کہہ بہا ہوں میں یہ کہہ بہا ہوں کہ بھی سازھے پانچ کروڑ روپے چھپے سال ڈیزیل پے خرچ ہوا ہے اس سال انہوں نے سازھے سترہ کروڑ روپے رکھے ہیں آپ لوگ کہ رہے ہیں کہ علاط کہہ رہے ہیں نہیں سمجھ سکیں یہ چیز میں بتا رہا ہوں بلکہ یہ بک ہے آپ دیکھیں ہر صفحے میں دیکھیں اس میں یہ اضافے موجود ہیں اس میں بچھز موجود ہے میں نے کٹوئی کی تحریک پیش کی وزیر اعلیٰ صاحب سے اور تمام اسلامی سے ریکویسٹ ہے کہ یہ کٹوئی کی تحریک منظور کر کے صرف پانچ کروڑ روپے میں نے پیش کیے ہیں حالانکہ یہ ڈیزیل کی مدد میں دس کروڑ روپے نکل آ سکتے ہیں میں نے بڑا ضمیم پیش کیا ہے تاکہ یہ پیسے ہم آگے کدھری آپ ہی لوگوں نے لگانے ہیں ہم تو اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں نہ ہمارے خزانے پے کوئی اختیار ہے نہ فیپارٹمنٹ پے کوئی اختیار ہے وہی چیزیں آپ لوگوں نے خرچ کرنے ہیں آپ خرچ کر سکیں تو بہتر ہے نہیں خرچ کر سکیں تو آپ کی مرضی۔

جتنا ب اسپیکر شکریہ ہی۔ اس مدد میں جو زراعت کی مدد میں جناب عبدالرحیم خان مندو خیل اور سردار غلام مصطفیٰ خان ترین کی بھی ایک تحریک ہے۔ آپ پڑھ لیجئے عبدالرحیم صاحب۔

عبدالرحیم خان مندو خیل میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۲۹ کروڑ ۳۹ لاکھ ۸ حزار

۵ سو روپے کے کل مطالبات زر "بلسلہ مد" "زراعت" میں بقدر ایک روپیہ روپے کی تحریف کی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک یہ ہے کہ مبلغ ۲۹ کروڑ ۳۹ لاکھ ۸ ہزار ۵ سو روپے کے کل مطالبات زر "بلسلہ مد" "زراعت" میں بقدر ایک روپیہ روپے کی تحریف کی جائے۔ آپ فرمائیے جی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل زراعت کے ٹھکنے کے تمام اداروں کے سوا چند آفسروں اور عملہ کے اہلکاروں کام نہیں کرتے اور زرعی انجینئرنگ کے اکثر بلوڈوزر یا تو خراب کر دیتے گئے ہیں یا دیگر کو غیرقانونی طریق پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اسپرے کے لئے ویسے گئے ادویات اور حالات کو خود برد کیا جا رہا ہے زرعی ریسرچ پر نسبتی خیر کام نہیں کیا جا رہا ہے۔ جناب والا، زراعت پر جتنا خرچ ہوتا ہے وہ بالکل صحیح طور پر ہمارے صوبے کی ضروری یات کی اکنامیک ڈولپٹ کے لئے زراعت ایک بنیادی چیز ہے۔ بنیادی شعبہ اس پر خرچ ضروری ہے لیکن یہ حقیقت ہے میرے خیال میں ٹریوڈی بیچر کے ممبران کو اگر روول کے مطابق اجازت ہوتی تو وہ بات کرتے تو مجھے یقین ہے کہ وہ سب اس کی تائید کرتے ٹھیک ہے آخر میں اپنے حکومت کی حمایت کرتے لیکن ان حقائق کو سب تائید کرتے کہ زراعت کے تمام جتاب والا جو اوارے ہیں ان میں کام نہیں ہوتا بلکہ اس کوئی ایک سو ۹۰ تک تو یہاں باقاعدہ سوال کا جواب آیا تھا کہ بلکہ وزرے کا کارکھڑے ہیں اور دوسرے بلکہ وزر جو ہیں ہم تو یہ کہتے ہیں جناب والا بلکہ وزر عملہ کی ذاتی ملکیت بن گئی ہم تو یہی دعا کرتے ہیں کہ آپ اس قابل ہوں آپ کی گورنمنٹ کا دعویٰ بھی ہے کہ ہم ان کاموں میں اصلاحات کریں گے ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ آپ اس میں کامیاب ہوں اس لئے جناب والا ہمارا کٹھنی موہن اس بات پر ہے کہ گورنمنٹ کی اس پالیسی کو جتاب والا اس پالیسی کو ہم رد کرتے ہیں جو خرچ ہم زراعت پر کرتے ہیں لیکن زراعت کی پالیسی پر عمل نہیں ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں جتاب والا ایک حصہ یہ ہے کہ پالیسی کے آداب کیا ہیں طریقہ کار کیا ہیں دوسرا یہ ہے کہ اس کو عملنا عملی جامعہ پہنچایا جائے آپ کی

پالسی کے اواب ہو گئے لیکن اس پر کوئی عملی جامد نہیں پہنچایا جا رہا ہے لہذا اس کے معنی ہے کہ پالسی غلط ہے تو ہم یعنی جتاب والا کٹوتی پیش کرتے ہیں کہ یہ آزادی بل باؤس باقاعدہ اس کا نوٹس لیں اور گورنمنٹ کو پالسی صحیح کرنے پر پابند کریں اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ اس موٹکو منظور کریں۔

جناب اسپیکر شکریہ بی مصطفیٰ خان ترین صاحب آپ بولیں گے کچھ بولیے گا۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جناب اسپیکر صاحب حقیقت ہے کہ ہمارے اس صوبے کا دارودار زراعت پر ہے اور اسی زراعت کو ہم لوگوں نے ترقی دینی ہو گی آگے بڑھانا چاہیے۔ تاکہ عوام کا دارودار جو سوچی روٹی ملتی ہے وہ اسی زراعت کی بدولت ملتی ہے اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور اسی کو بہانہ بناتے کہ عوام کو دیتا ہے۔ لیکن ہم لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اس کیلئے ایسا طریقہ کار بنا�ا جائے کہ پیسے اس پر خرچ ہوں اور زمیندار وام اس سے فائدہ حاصل کریں ایسا نہ ہو جیسا کہ ہو رہا ہے کہ زمیندار کو زراعات کا دفتر معلوم نہیں ہے زراعت کا دفتر ان کو معلوم نہیں ہے ان کو بیلدار کا پتہ نہیں ہے ان کو کسی آفسر کا پتہ نہیں ہوتا یہ نالائیں وغیرہ بن رہے ہیں زراعت والے بنارے ہیں آپ جتاب والا پوچھیے کہ وہ کس طرح بن رہے ہیں لوگوں سے پیسے لیکر بنارہے ہیں زمیندار سے پیسے لیکر بن رہے ہیں نالائیں بنارہے ہیں جو بھی چیز جتاب والا ہم لوگ یہی کہتے ہیں وزیر اعلیٰ اور اس باؤس سے ہم لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسی پالسی بنائی جائے ایسا طریقہ کار بنا�ا جائے کہ وہ لوگ جو عوام کے پیسے جیسیوں میں ڈالتے ہیں وہ عوام پر ہی خرچ ہوں (بڑی سربالی)۔

جناب اسپیکر شکریہ جتاب۔ جناب وزیر خزانہ صاحب۔

وزیر خزانہ / وزیر اعلیٰ تھیںک یو you Thank اس کے موشن کی خلافت کرتے ہوئے جو دو کٹ موثر آئے ہوئے ہیں ایک ہمارے جعفر خان مندوخیل کی طرف سے آیا ہے دوسرا موشن جو ہے رحیم مندوخیل اور سردار غلام مصطفیٰ خان ترین کے طرف سے آیا ہے یہ مٹورے جو آج جعفر خان صاحب ہمیں دے رہے ہیں ان مشوروں پر

اگر وہ گزشتہ میں سال عمل کرتے تو ان کے عینوں بجٹ جو ہیں لیئرین اور بیت الہاء کے ڈرچن  
کی نظر ہوتے جو مشورے انہوں نے دی ہیں ان کی بڑی نوازش ان کی بڑی صربانی جو انہوں  
نے ہمیں مشورے دیتے ہوئے ہیں میرے خیال میں ہمارا کوئی بھی شہباز پر بیٹھا ہوا محبر کسی  
بھی حوالے سے مجبور نہیں ہے جس حوالے سے وہ گزشتہ میں سال مجبور رہ چکے ہیں انہوں نے  
جو مجبوری کے دلگزارے ہیں جو انہیں اس ایوان میں اتحک بیٹھک کرائی گئی وہ ہماری  
یادداشت اتنی مکروہ نہیں ہے جیسے ہمیڈ ماسٹر کے طور پر آپ لوگوں کو اتحک بیٹھک جعفر صاحب  
نے کرائی ہے آج تک ان محبروں سے آپ کو کوئی انسی شکایت نہیں ملے گی جاں تک ۱۹۹۶ء  
۱۹۹۷ء کے لئے اس مد میں چالیس کروڑ چھ لاکھ روپے شخص کیے گئے تھے اور نظر ثانی، بجٹ میں  
۳۹ کروڑ چھ لاکھ روپے رکھے گئے تھے جبکہ اگلے مالی سال ۱۹۹۸ء اور ۱۹۹۹ء کے لئے ۴۲ کروڑ  
۴۰ لاکھ روپے اس میں نئی اسکیمیں مثلاً جس کا میں نے بجٹ ایچی میں بھی اعلان کیا تھا فروٹ  
، کھلاو اور دودھ کی مارکیٹنگ کے اخراجات بھی شامل ہیں تاکہ زمینداروں کا ٹھکاروں مال موبیلی  
پالنے والے لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکیں اس کے علاوہ جناب اپنیکر ڈوزر ہاورز میں  
لاکھ گھنٹے سے بڑھا کر چار لاکھ گھنٹے کر دیے گئے ہیں اس طرح تجھے زراعت انجینئرنگ کے  
تخواہوں کے علاوہ باقی تمام ڈوزر ہاورز اور آفیشن چارچنگ کی فروخت سے تقریباً ایک سو فیصد  
دصول ہو جائیں گے اور اس مد میں کفایت شماری کی کوئی میرے خیال میں گنجائش نظر نہیں  
آئی اس بناء پر جعفر خان مندو خیل صاحب کی اس کٹ موشن تحریک کو مسترد کیا جاتا ہے جاں  
مک رحیم مندو خیل صاحب اور ظلام مصطفیٰ خان ترین صاحب کی تحریک جو ہے اس کو ہم  
مسترد کرتے ہوئے میں ان کو اپنے تجربے کی بنیاد پر جو زراعت کے تجھے کے لئے غلط تاثر ہے  
وہ اسی حکومت کی پالسی کی وجہ سے آپ صحیح ہونا شروع ہو گئی ہے۔ بدلتے ہوئے حالات میں  
ہر تجھے کے آفسران اور عملے کو صرف کام اور کام کی بنیاد رکھا نہیں جا رہا ہے اور انشاء اللہ ہر تجھے  
اپنے کارکردگی بہتر بنانے کے لئے اور جعفر خان تو ماشاء اللہ کافی جذباتی ہو رہے ہیں بس ایک ہی  
ان کے لئے جواب ہے وہ بھی سوال کے طور پر سوال خود جواب بن کر ابھریں گے۔

ذرا در دامن نظریں جھکا کر دیکھو

(ڈیک بجائے گئے)

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا مطالبہ زر نمبر ۲۳ میں کٹوتی کی تحریک کو منظور کیا جائے؟ جو ارکین ان کٹوتی کے تحریک کے حق میں ہے وہ ہاتھ اٹھائیں۔ جو اس کٹوتی کے تحریک کے خلاف ہیں ہاتھ اٹھائیں۔ تحریک کے خلاف زیادہ ہاتھ اٹھائیں گے لہذا تحریک ناظور کیا جائے۔ ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۲۲ کو اصل حالت میں ناظور کیا جائے۔

(تحریک ناظور کی گئی)

جناب اسپیکر لہذا تحریک ناظور ہوئی اور مطالبہ زر نمبر ۱۲۳ اصل حالت میں ناظور کیا گیا۔ اگلی تحریک۔

مطالبہ زر نمبر ۲۵ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرنا ہوں کہ ایک رقم جو کہ ۳ کروڑ ۲۵ لاکھ ۳۳ ہزار ۷ سو ۵۹ روپے سے مجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۳۰ جون ۱۹۹۸ کے دوران "سلسلہ مدد" مالیہ اراضی برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر مطالبہ نمبر ۲۶ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو کہ ۳ کروڑ ۲۵ لاکھ ۳۳ ہزار ۷ سو ۵۹ روپے سے مجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۳۰ جون ۱۹۹۸ کے دوران "سلسلہ مدد" مالیہ اراضی برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک ناظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبہ زر نمبر ۲۶ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرنا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۹ کروڑ ۲۵ ہزار ۹ سو ۳۰ روپے سے مجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۳۰ جون ۱۹۹۸ کے دوران "سلسلہ مدد" امور پورش حیوانات

برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپنیکر مطالبه نمبر ۲۹ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۹ کروڑ ۲۵ ہزار ۹ سو ۹ روپے سے مجاوزہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ٹھینٹ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بسلدہ مدد" امور پورش حیوانات برداشت کرنے پڑیں گے۔

### (تحریک منظور کی گئی)

جناب اپنیکر مطالبه زر نمبر ۲۹۔ میں جناب عبدالرحیم خان مندو خیل اور جناب مصطفیٰ خان ترین صاحب کی کثرتی کی تحریک آئی ہے وہ پیش کریں۔  
عبدالرحیم خان مندو خیل ہم تحریک پیش کرتے ہیں کہ مبلغ اتنیں کروڑ چیس لاکھ چھیاسنٹھ ہزار نو سو چالیس روپے کی رقم بسلدہ اتمم ہذینہ دری میں مبلغ ایک روپیہ تک تحفیض کر دی جائے۔

جناب اپنیکر تحریک یہ ہے کہ مبلغ اتنیں کروڑ چیس لاکھ چھیاسنٹھ ہزار نو سو چالیس روپے کی رقم بسلدہ اتمم ہذینہ دری میں مبلغ ایک روپیہ کی تحفیض کر دی جائے۔

جناب اپنیکر کی حکومت اس کی مخالفت کرتی ہے۔

وزیر خزانہ / وزیر اعلیٰ ہم اپوز کرتے ہیں۔

جناب اپنیکر رحیم صاحب ارشاد فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا؛ جملہ اتمم ہذینہ دری کے چند کے سوا صوبہ کے تمام ذریعی فارم ہسپاں اپنیمیں ہذینہ دری ڈسپنسری وغیرہ مکمل بند ہیں۔ اور تمام متعلقہ افسران ڈاکٹر اور عملہ مکمل غیر حاضر ہے۔ اور محققہ اداروں کے ادویات آلات وہ یا تو اس کو مکمل خورد برداشت کیا جا رہا ہے یا برائے نام ظاہر کیا جا رہا ہے۔ جناب والا؛ ہمارے صوبے کی معیشت کے لئے ایک اہم شعبہ جو ہے اپنیمیں ہذینہ دری ہے اور مال داری میں ہم تمام ملک میں خود کفیل بھی ہیں بلکہ ہم اپنے مالداری کو جب ترقی دیں تو ہمارے لئے قارن ایکجھیں میں یا

ریو نیو میں جو سال ہمارے بھتی میں تھی جوتی ہے اور ہم ہمیشہ خارے میں ہوتے ہیں ترقی کے لئے پس نہیں مکا سکتے ہیں۔ کہ ہم باقاعدہ خود فیصل ہوں اور اس پر کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں اور یہ حق بخوبی نہیں لیکن اس پر سانوں سال کام نہیں ہے ہبہ ہے اور اب بھی حکومت کی پالیسی اس بارے میں ہم یہ سمجھتے ہیں اور حالات ایسے ہیں کہ بالکل اس کو عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکتا۔ ہم نے چار مینٹے میں گورنمنٹ کا نہیں دیکھا کہ انہوں نے اس کے لئے کوئی ماسک فورس کمیٹی یا مینٹگ بلائی۔ کہ ایمیل ہڈینڈری یا صحت کی یا تعلیم کے اخراجات کے لئے وہ کوئی اقدامات کر رہیں۔ یہ اس کا پہلو ہے کہ ہمارے صوبے میں ایک غیر اہم بات اس پر کام ہو اور جو بنیادی باعیں ہیں جیسا کہ ہمارے صوبے میں مال داری وغیرہ کو ترقی نہیں دی جا رہی ہے اور یہاں جتاب والا، کچکی صاحب نے پوچھا اور یہ بات صحیح ہے یہ روایت ہے کہ یہ جو ہم نے موشن پیش کی ہے۔ اس کو کہتے ہیں دس اپر ڈول آف دی پالیسی۔ ہمارا پالیسی پر اعتراض ہے اور پالیسی یہ کہ زراعت کو ایمیل ہڈینڈری کو ترقی دینے کے لئے طریقہ کارٹھیک نہیں ہے۔ ہمارا اس پر اعتراض ہے تو اس کے بارے میں روایت یہ ہے کہ آپ روپیہ تک کاث دیں الفاظ یہ ہیں کہ اٹ ٹوون روپی۔ یعنی ہم رقم دیتے ہی نہیں ہیں جب تک یہ پالیسی ٹھیک نہ ہو۔ یہ ایک روپے کی کمی ہے اس لئے یہ روایت ہے اور عالمی روایت ہے عالمی سطح پر پالیسی کے بارے میں کہ یہاں پاؤں الی پالیسی بناتے اور ہم یہ عرض کروں گا کہ حکومت کو ہم احساس دلانا چاہتے ہیں کہ ہمارے یہ شعبے جو ہیں اس میں اپنی پالیسی صحیح کرے۔ اور اس پر غور کرے اور ہم پاؤں کو رکونیت کریں گے کہ ہر شخص اس ادارے کا مالک بن گیا ہے جس کے پاس بلڈوزر ہے وہ اس بلڈوزر کا مالک۔ جس کے پاس ذیری قارم ہے وہ ذیری قارم کا مالک۔ جس کے پاس ہسپتال ہے وہ ہسپتال کے دواں ہوں کا مالک۔ اور پس ہمارے غریب عوام دے رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ تان ڈویلپمنٹ کے لئے ہمارے پاس پس نہیں رہ گیا لیکن وہ ہیں کیا دیتے ہیں کہ اس لئے گورنمنٹ کو یہ احساس دلانے کے لئے صوبے کے عوام کو احساس دلانے کے لئے جتاب والا ان لوگوں کو احساس دلایا جائے کہ وہ اپنی ذمہ داری اخلاقی

طور پر بھی قانونی طور پر بھی اور مذہبی طور پر بھی شفافی طور پر بھی پسند و ظائف ادا کریں۔ اور گورنمنٹ اس کے لئے ایک پالیسی وضع کرے۔

جناب اپسیکر سردار ترین صاحب آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین نہیں۔

جناب اپسیکر اچھا۔ وزیر خزانہ صاحب۔

سردار محمد اختر منگل (قائد الیوان / وزیر خزانہ) جناب اپسیکر، جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے حکومت ہر ٹھنڈے میں اصلاح لانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اب پہلیں سال سے یا عیسیٰ سال سے جو ان ٹھکنے کو چھوٹ دی گئی ہے۔ اللہ اللہ ہمارے دور حکومت میں چھوٹ نہیں دی جائے گی۔ اور ہماری حکومت حتیٰ الیک انتخابی امور کو بہتر بنانے کی کوشش کرے گی۔ جاہاں کہ ہمکریں گے اور آپ اس کے لئے خوبخبری سنیں گے۔ اس خلاصے سے اس کوئی تکمیل کا کوئی جواز نہیں ہے۔ مسترد کر دیں۔

جناب اپسیکر کیا مندو خیل صحب پرنس press کریں گے؟

عبد الرحمن خان مندو خیل کہ انہوں نے کہا کہ ہم یہ اصلاحات کریں گے تو ہم پرنس نہیں کرتے تو وہ اصلاحات کریں گے۔

جناب اپسیکر پرنس نہیں کیا گی۔

جناب اپسیکر اپنی تحریک۔

مطلوبہ زر نمبر ۲ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو، کروڑ ۱۲ لاکھ ۵۶ ہزار ۸ سو ۵۰ روپیہ سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عاکی جائے جو مالی سال ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" جگات برداشت کرنے پریں گے۔

جناب اپسیکر مطالہ نمبر ۲ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو، کروڑ ۱۲ لاکھ ۵۶ ہزار ۸ سو ۵۰ روپیہ سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عاکی جائے جو مالی

سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" جگات برداشت کرنے پڑیں گے۔  
جناب اپنے کر جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو تباہت میں ہیں وہ نہ کہیں۔ ہاں کی  
تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اپنے کر اپنی تحریک۔

مطالبه زر نمبر ۲۸ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۳۳  
 لاکھ ۵۸ ہزار ۳ سو ۵ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عاکی  
 کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" جگات برداشت کرنے  
 پڑیں گے۔

جناب اپنے کر مطالبه نمبر ۲۸ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۳۳ لاکھ ۵۸ ہزار  
 ۳ سو ۵ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عاکی جائے جو مالی  
 سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" جگات برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپنے کر جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو تباہت میں ہیں وہ نہ کہیں۔ ہاں کی  
تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اپنے کر اپنی تحریک۔

مطالبه زر نمبر ۲۹ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۴ کروڑ ۷۰  
 لاکھ ۸ ہزار ۶ سو ۰ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عاکی  
 جائے جو مالی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" امداد باہمی برداشت کرنے  
 پڑیں گے۔

جناب اپنے کر مطالبه نمبر ۲۹ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۴ کروڑ ۷۰ لاکھ ۸ ہزار ۶  
 سو ۰ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عاکی جائے جو مالی

سال ٹھنڈہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بسللہ مد" امداد بانی برداشت کرنے پڑیں گے۔  
زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اپسیکر افی تحریک۔

مطلوبہ زر نمبر ۳۰ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳۰ کروڑ ۹۵ لاکھ ۸۳ ہزار ۳ سو ۳۸ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عاکی جائے جو مالی سال ٹھنڈہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بسللہ مد" آب پاشی برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر مطالبہ نمبر ۳۰ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۰ کروڑ ۹۵ لاکھ ۸۳ ہزار ۳ سو ۳۸ روپے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عاکی جائے جو مالی سال ٹھنڈہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بسللہ مد" آب پاشی برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر جو اس کے حق میں ہیں وہ بہل کیجیں جو مخالفت میں ہیں وہ نہ کیجیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اپسیکر اس مطالبہ زر پر ایک کٹو بھی تریک جتاب جعفر خان مندو خیل کی طرف سے آئی ہے میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔  
شیخ جعفر خان مندو خیل شکریہ جتاب اپسیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۳۰ کروڑ ۹۵ لاکھ ۸۳ ہزار ۳۳۸ روپے کے کل مطالبات زر بسللہ ایریگیشن میں بقدر چار کروڑ روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اپسیکر تحریک یہ ہے کہ مبلغ ۳۰ کروڑ ۹۵ لاکھ ۸۳ ہزار ۳۳۸ روپے کے کل مطالبات زر بسللہ ایریگیشن میں بقدر چار کروڑ روپے کی تخفیف کی جائے۔ جیسا بارے میں فرمائیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل شکریہ جتاب اپنیکر ایر گیشن کے نام ڈوبلپٹ جو ہے اس میں یہ میں نے کٹوئی تحریک پیش کی ہے کہ چھپے سال چونکہ ہاں کے Original میں یہ میں نے Revised P.C. میں رقم جو ہے ۲۳ کروڑ ۲۱ لاکھ ۸۸ روپیہ ہوئے ہے اس سال ۲۰۱۴ء میں جو مختصر لکھنے گے میں original تو ۲۲ کروڑ ۳۸ لاکھ ۸۳ روپیہ ہے لیکن ۵ فیصد کم کے اس کے اوپر آ جاتا ہے تو وہ ۲۰ کروڑ ۹۵ لاکھ ۸۳ روپیہ ہے یہ بھی میں نہیں سمجھتا کہ پنج فیصد کل وہ تخفیف ہوں چکے implement کرنے گے یا پیش یا وسرے چیزوں کے اوپر implement کے over ہو سکتے all لیکن یہ اضافہ جو ہے یہ ۲۵ فیصد trend دیکھا رہا ہے نام ڈوبلپٹ مطلب ہر چیز حکومت میں کے ہر اچھے تنظیم کا یہ کام ہوتا ہے کہ نام ڈبپٹ کو کشیل کر کے وہ پیسہ نکالا، کر کے ڈوبپٹ سائید پر دیا جائے تاکہ پریکٹیکل آبادی ہو سکے کوئی ڈم بن سکے کوئی چیل بن سکے کوئی گھربن سکے کوئی علاقے کے ڈوبپٹ ہو سکے کیونکہ ایر گیشن کا مد ہی ایسا مادہ ہے جو کہ میں کہتا ہوں اس ملکی یا اس صوبے کی ضرورت ہی وہ میں آپ سرکاری طازم آپ نے ایک لاکھ پیسہ عزادی رکھے ہوئے میں اس پر بجٹ کا یہ فیصد حصہ خرچ ہو جاتا ہے جو کہ جاب نہیں ہے ملازمتوں یا روزگار آتا ہے اسی طرح ایر گیشن سیکٹر کو آپ ڈوبپ کریں گے اسی کے ساتھ ہی آبادی زیادہ ہو گی ایریا under کاشت آئے گا خوراک زیادہ پیرو ہو گی اور لوگوں کو روزگار میں اس میں ابھی آپ اگر دیکھیں کوئی وادی سے لیکر کے یہ پورا آبادی یا drive ہو ہا ہے یعنی کہ ایک رپورٹ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ ایریا ویران ہو جائے گا۔ ہو سکتا ہے پندرہ سال بعد یہ ایریا barren ہو جائے گا یہ ایریا جو ہے desert ہو جائے گا under ground water deplete under ground water depend water ہے لوگ system موجود ہے ان علاقوں پر ڈم بن سکتے ہیں ان علاقوں میں ایسی ڈوبپٹ کرنی چاہیئے جب ہم پسے push کرنے گے میں یا غیر ترقیاتی اخراجات میں جس کا کوئی ہم لوگوں کو benefit ڈائرکٹ کسی

آدمی کو نہیں ملا ہے تو اس سے بہتر یہ ہے کہ یہی پیسے کاٹ کر کے زیادہ گنجائش ہے میں نے بڑا liberal کیا ہے وہ بھی سرور خان کا لڑکے مشورے کے اوپر چار کروڑ روپے رکھے ہوئے ہیں اس میں بلدوزر آور ایریگلیشن تو اسی کا میں نے بتایا کہ کوئی آپ کا دس فیم بن سکتے ہیں دس فیموں کی آبادی سے لاسیو اشک ترقی کر سکے گا اس سے تمام ادارے ترقی کریں گے ایسے انہوں نے رکھ دیا چار کروڑ روپے جب میں نے یہ دیکھا حقیقت میں یہ ایک پریشان ہونے والی بات نہیں ہے ہمارا وزیر اعلیٰ صاحب پریشان ہو جاتے ہیں تحریک ہے تم نے نہیں کیا ہے کسی experience نہیں ہے میں عین سال حکومت چلا چکا ہوں بھی اس کے باوجود چھلے سال بلدوزر آور رکھے تھے میں نے نہیں دیکھے تھے تو اب اس میں جو تان ڈولپینٹ کا trend ہے ۲۵ فیصد یہ قطعی طور پر بھی کوئی بھی economic allow نہیں کرتے تو وہ بھی maximum ٹیول مک ہے ورنہ اچھا ہوتا کہ دس سے بارہ فیصد مک رہتا وہ ایک desirable amount ہوتا۔ یہ ۲۵ فیصد میں اضافہ جو کر بہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں سے اگر ۲۵ فیصد ہم کاٹ دیتے اخافے میں سے بھی یہ رقم آ جاتی ہیں۔ میری request گی ہاؤس سے کہ میرے اس کثوفی کی تحریک کو منظور کریں۔

قائدِ ایوان جناب اپنیکر، تحریر اس کثوفی کی تحریک کو رد کرتے ہوئے میں کہوں گا کہ تحریک کی کارکردگی کو متاثر کیے بغیر کوئی اکانوی کٹ نہیں لگایا جاسکتا اس لیے کہ موہن کو oppose کیا جاتا ہے۔

جناب اپنیکر اگلا سوال یہ ہے کہ آیا مطالبہ زر نمبر ۳۰ میں تحریف زد کی تحریک کو منظور کیا جائے جو اس کثوفی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائے جو اس کے خلاف ہے وہ ہاتھ اٹھائے خلاف میں زیادہ ہاتھ اٹھئے لہذا تحریک نامنظور۔

اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۳۰ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ جو اس کے حق میں ہے وہ ہاں کے اور جو اس کے خلاف ہے وہ نہیں کے ( مطالبہ زر نمبر ۳۰ اصل حالت میں منظور کیا گی)۔

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبه زر نمبر ۳۱ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۸ کروڑ ۵۰ لالہ ۱۲ ہزار ۹ سو ۳۰ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عاکی جائے جو مالی سال ٹھنڈہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" دینی ترقی برداشت کرنے پذیر گے۔

جناب اسپیکر مطالبه نمبر ۳۱ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸ کروڑ ۵۰ لالہ ۱۲ ہزار ۹ سو ۳۰ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عاکی جائے جو مالی سال ٹھنڈہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" دینی ترقی برداشت کرنے پذیر گے۔

جناب اسپیکر جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو تلافت میں ہیں وہ نہ کہیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اگلی تحریک۔

مطالبه زر نمبر ۳۲ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۶ کروڑ ۸۲ لالہ ۱۴ ہزار ۹ سو ۲۵ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عاکی جائے جو مالی سال ٹھنڈہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" صنعت برداشت کرنے پذیر گے۔

جناب اسپیکر مطالبه نمبر ۳۲ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۶ کروڑ ۸۲ لالہ ۱۴ ہزار ۹ سو ۲۵ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عاکی جائے جو مالی سال ٹھنڈہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" صنعت برداشت کرنے پذیر گے۔

جناب اسپیکر جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو تلافت میں ہیں وہ نہ کہیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اُجی تحریک۔

مطالبه زر نمبر ۳۳ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۸ لاکھ ۹۶ ہزار ۹ سو ۸۰ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عاکی جائے جو مالی سال گتھتمہ ۲۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" شیشسری و طباعت برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر مطالبه نمبر ۳۳ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۸ لاکھ ۹۶ ہزار ۹ سو ۸۰ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عاکی جائے جو مالی سال گتھتمہ ۲۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" شیشسری و طباعت برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو مخالفت میں ہیں وہ نہ کہیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اُجی تحریک۔

مطالبه زر نمبر ۳۲ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۷ لاکھ ۹۶ ہزار ۶ سو ۰۰ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عاکی جائے جو مالی سال گتھتمہ ۲۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" معدنی وسائل و سامنی شعبہ جات برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر مطالبه نمبر ۳۲ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۷ لاکھ ۹۶ ہزار ۶ سو ۰۰ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عاکی جائے جو مالی سال گتھتمہ ۲۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" معدنی وسائل و سامنی شعبہ جات برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو مخالفت میں ہیں وہ نہ کہیں۔ ہاں کی

تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اُنہی تحریک۔

مطالبه زر نمبر ۳۵ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک روپے ۲۵ لاکھ ۲۵ ہزار روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "سلسلہ مد" سبیڈیز برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر مطالبه نمبر ۳۵ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک رقم جو ایک روپے ۲۵ ہزار روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "سلسلہ مد" سبیڈیز برداشت کرنے پڑیں گے

جناب اسپیکر جو اس کے حق میں وہ بہن کیمیں جو چالفت میں ہیں وہ نہ کمیں۔ بہن کی تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر مطالبه نمبر ۳۵۔ میں سیر جان محمد خان جمالی صاحب کی کٹ موہن کی تحریک ہے وہ پیش کریں۔

سیر جان محمد خان جمالی جاپ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ اٹھاون کروڑ چھاسوٹ لاکھ روپے پچیس لاکھ روپے کے کل مطالبات زر سلسلہ و سبیڈیز میں پندرہ کروڑ روپے آنے تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک یہ ہے کہ مبلغ اٹھاون کروڑ چھاسوٹ لاکھ پچیس ہزار روپے کے کل مطالبه زر سلسلہ مد سبیڈی میں پندرہ کروڑ روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر اپوز۔ جی آپ کچھ ارشاد فرمائیے۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اپنیکر میری قائد ایوان اور سارے دوستوں سے گزارش ہے کہ پچھلے دونوں سبیڈی کا معاملہ بحث کی تھاریر کے دوران زیر بحث آیا۔ بسم اللہ کا کڑا صاحب نے کی اور اپوزیشن بخز سے بھی۔ کٹ اور واپڈا کے ڈیوز یا دوسرے ڈیز یا پیٹی کے ڈیوز پر نہیں لگایا جا رہا ہے۔ بلوجستان کا زیادہ تر فوڈ کے ساتھ تعلق ہے اور فوڈ ٹیپارٹمنٹ کا جو حال احوال ہوا ہے اور سارے ایوان پر باعیں ہوئی ہیں۔ تو اگر آپ اسی طرح پیسے خرچ کرتے رہیں گے تو حالات یہ ہیں کہ وہ پھر خورد برد ہوتے رہیں گے۔ اگر ان کو فوڈ ٹیپارٹمنٹ کو دیکھ لگ گیا۔ فوڈ ٹیپارٹمنٹ کو جس کا پھیلا ہوا ابھی بلدیات کی طرف بھی گیا ہے ایک تھیکہ ان اصحابوں نے ابھی اٹھا لیا ہے۔ میری قائد ایوان سے یہ *humbly* گزارش ہے پہنچانے کو معلوم بھی ہے اور آپ کے ٹریوری بخز کے اراکین نے بھی ایک چیز کی نشاندہی کی۔ ۵۸ کروڑ روپے کی گنجائش دے رہے ہو۔ سارے ٹیپارٹمنٹ کو اس شخص کو بھی جس کو ہلاکو خانا و چنگز خان سے بھی تشیید دیگئی تو میری قائد ایوان سے گزارش ہے کہ اس مد میں آہستہ آہستہ کٹ کریں اگر کونکہ ہیروئن کے عادی کو عادت ہو گئی ہے اور ہیروئن کو اس کو فوراً ہیروئن بند کر دی تو وہ در حرام سے گر پڑے گا اور مر جائے گا۔ تو آہستہ آہستہ اس کو *rehabilitate* کریں۔ یہ میری گزارش ہے۔

جناب اپنیکر شکر یہ جی۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب۔

سردار محمد اختر مینگل (وزیر اعلیٰ / وزیر خزانہ) جناب اپنیکر صاحب کٹ موشن کی اس تحریک کو اپوز کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ سال ۱۹۹۶ء میں جو رقم سبیڈی کی رکھی گئی تھی ایک ارب اٹھارہ کروڑ دس لاکھ روپے سبیڈی کے لئے رکھے گئے تھے۔ سبیڈی کی رقم کم کرے۔ کیونکہ گندم کی قیمتیں مرکزی حکومت مقرر کرتی ہے۔ اور مرکزی حکومت کو پہلے سے گزارش کی گئی ہے کہ وہ اس سلسلے میں غور کرے جا شک صوبے کا تعلق ہے اس کا سبیڈی کی رقم کم کرنے یا ش کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ مرکزی حکومت گندم کیج قیمت ہمارے وفاقی حاصل سے کاٹ لیتی ہے جیسا کہ اس سال تقریباً اٹھاؤں کروڑ مرکزی حکومت

نے کاٹ لئے تھے۔ اسی بناء پر اس کٹ موشن کی تحریک کو رد کیا جاتا ہے  
جناب اپسیکر شکریہ جی۔ سوال یہ ہے کہ آیا مطالبہ زر نمبر ۲۵ میں کوثقی کی تحریک  
منظور کی جائے جو ارکین اس کے تھابت میں ہیں وہ ہاں کہیں جو اس کے خلافت میں ہیں وہ  
باکھ اٹھا بیس۔ خلافت میں باکھ زیادہ اٹھائے گئے ہیں اس لئے تحریک نامنظور کی خالی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۲۵ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے جو اس  
کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہے نہ کہیں۔ ہاں کی آواز کی تعداد زیادہ ہے  
لہذا تحریک منظور ہوئی۔ اور مطالبہ زر نمبر ۱۳۵ اصل حالت میں منظور کیا گیا۔  
جناب اپسیکر اب اپنی تحریک۔

مطالبہ زر نمبر ۳۶ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۹ کروڑ  
روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال  
ختمنہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "سلسلہ مدد" قرضہ جات و پیشگوئی برداشت کرنے پر ہے۔

جناب اپسیکر مطالبہ نمبر ۳۶ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو چھ کروڑ روپے سے متجاوز  
نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۹۸ء  
کے دوران "سلسلہ مدد" قرضہ جات و پیشگوئی برداشت کرنے پر ہے۔

جناب اپسیکر جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو خلافت میں ہیں وہ نہ کہیں۔ ہاں کی  
تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اپسیکر اپنی تحریک۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ۳ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم  
جو ۲ ارب ۲۵ کروڑ ۳۳ لاکھ ۸۱ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی  
کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "سلسلہ مدد"

شیٹ ٹریننگ برداشت کرنے پڑیں گے

جناب اسپیکر مطالبہ نمبر ۳۳ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۵ ارب ۳۳ لاکھ ۸۰ ہزار روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو ملی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" شیٹ ٹریننگ برداشت کرنے پڑیں گے

جناب اسپیکر جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو خلافت میں ہیں وہ نہ کہیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اچی تحریک۔

مطالبہ نمبر ۳۸ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۸۵ لاکھ روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو ملی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد جنرل ایڈ مشریش" برداشت کرنے پڑیں گے

جناب اسپیکر مطالبہ نمبر ۳۸ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۸۵ لاکھ روپے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو ملی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد جنرل ایڈ مشریش" برداشت کرنے پڑیں گے  
جناب اسپیکر جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو خلافت میں ہیں وہ نہ کہیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اچی تحریک۔

مطالبہ نمبر ۳۹ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۳۳ لاکھ ۰۹ ہزار روپے سے مجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی

جائے جو مالی سال ٢٠ جون ١٩٩٨ء کے دوران "بلسلہ مد" لامائند آرڈر برداشت کرنے پریں گے

جناب اپسیکر مطالبه نمبر ۳۸ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۳۲ لاکھ ۹۶ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال ٢٠ جون ١٩٩٨ء کے دوران "بلسلہ مد" لامائند آرڈر برداشت کرنے پریں گے

مطالبه زر نمبر ۳۰ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک رقم جو ایک رقم جناب اپسیکر مطالبه نمبر ۳۳ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب ۵۵ کروڑ ۹۱ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال ٢٠ جون ١٩٩٨ء کے دوران "بلسلہ مد" کیونٹی سروسز برداشت کرنے پریں گے

جناب اپسیکر مطالبه نمبر ۳۴ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب ۵۵ کروڑ ۹۱ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال ٢٠ جون ١٩٩٨ء کے دوران "بلسلہ مد" کیونٹی سروسز برداشت کرنے پریں گے

جناب اپسیکر جو اس کے حق میں ہیں وہ بان بھیں جو مخالفت میں ہیں وہ نہ بھیں - بان کی تعداد زیادہ ہے۔

#### (تحریک منظور کی گئی)

جناب اپسیکر مطالبه زر نمبر ۳۰ میں کٹوتی کی تحریک ہے۔ جعفر خان مندو خیل اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل شکریہ ہی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ایک ارب ۷ پچھ کروڑ اکانوے لاکھ انسٹھ ہزار روپے کے کل مطالبه زر بلسلہ مد کیونٹی سروسز میں بقدر دس کروڑ روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک یہ ہے کہ مبلغ ایک ارب چھپن کروڑ اکاؤنٹے لاکھ انسٹھ ہزار روپے کے کل مطالبہ زر بسلسلہ مدد گیو نئی سرو سزی میں بقدر دس کروڑ روپے کی تخفیف کی جائے

جناب اسپیکر اپوزیشن - oppose

وزیر خزانہ جی اپوز - oppose

جناب اسپیکر جعفر خان مندو خیل۔ کچھ ارشاد فرمائیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ملکر یہ جناب اسپیکر۔ میں کیوں نئی سرو سزی میں عرض کرتا چلوں۔ کہ اس میں یہ بیک ڈیلوپمنٹ کو منقید نہیں کرنا چاہیے۔ یہ تحریک جو میں نے لائی ہے یہ میں اس بنیاد پر لا رہا ہوں کیونکہ ہمارے ساتھ پیسے موجود ہیں۔ کوئی ایڈیشنل پیسے ملنے کی نہیں کوئی موقع نہیں ہے۔ ہمارے وہ سیکٹر جو کہ بالکل پتھرے رہ گئے ہیں ہمارے وہ سیکٹر جو کہ بالکل پتھرے رہ گئے ہیں جیسے اریگلیشن ہے روڈز ہیں دوسرے فیپارٹمنٹس ہیں۔ ایگر پتھرے اگر ہم اس کے ڈیلوپمنٹ پر خرچ کر لیں۔ تو وہ ایک پریلینکل ڈیلوپمنٹ ہوتی ہے اور اس میں زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ اگرچہ کہ یہ بھی ڈیلوپمنٹ ہے لوگوں کے سو شیئنڈرو ڈیلوپ ہو رہے ہیں۔ اس میں بندیا دی بات یہ ہے کہ اس کا طریقہ کار اتنا پتھری ہے کہ ان لوگوں کی capacity ہی نہیں ہے کہ یہ پیسے خرچ کر سکیں۔ ابھی میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کیوں نئی سرو سزی میں چھپے سال ہم نے ایک ارب چھوٹھ کروڑ ترین لاکھ چوراہی ہزار روپے رکھتے تھے لیکن جیسا کہ یہ فیپارٹمنٹ آپ دیکھیں پی ایچ ای ہے دوسرے فیپارٹمنٹ ہیں وہ کتنے میں کہ یہ ہماری کمپنی ہی نہیں ہے خرچ کرنے کی۔ ان کا انفارسٹرکچر ہی نہیں ہے۔ تو آج کل جو پیسے آ رہے ہیں وہ سب در لہ بنک اور دوسرے اداروں کے ہیں۔ ان کی ایسی شرائط ہیں انکو پورا کرنے کرتے آؤ حاصل تو ویسے ہی گزر جاتا ہے آپ اگر اس کی ڈیل میں جائیں زیادہ تر اس کے بھی بلاک ایلوگیشن allocation کی صورت میں آئے ہیں آپ دیکھیں کہ واٹر سپلائی پر اتنے پیسے خرچ کریں گے۔ اس کی فیزیبلٹی feasibility بعد میں بنے

گی۔ اس کے سروے بعد میں ہو گی۔ اس کے اندر نیکنگ بعد میں ہو گی۔ پھر یہ تمام مرطون میں گزرنے گی تو اس میں کمپنی ڈرپ capacity drop ہو جاتی ہے۔ ہمارے جو رانے مبرہ میں ان سب کے یہ تجربے ہیں۔ کہ کوئی بھی رقم اپنے وقت پر خرچ ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ جیسے میں بتا ہا تھا کہ ہم نے ایک ارب چونٹھ کروڑ روپے تین لاکھ روپے رکھے تھے لیکن اس میں چھپے سال خرچ ہوئے ایک ارب ایکس کروڑ روپے۔ پہنچا میں کروڑ تقریباً کم خرچ ہوئے ہیں۔ اس کا ہر سال کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ جتنے بھی پیسے رکھے گے ہیں کسی بجٹ میں وہ فیپارٹمنٹ کی اتنی کمپنی ہی نہیں ہے کہ وہ ان پیسوں کو خرچ کرے۔ جس کی وجہ سے یہ پیسے لپس lapse ہو جاتے ہیں۔ ورلڈ بنسک کو ری ایم برست reimbursement کرنا ہوتا ہے۔ دوسرے سائیڈ پر ہمارے وہ سیکنڈ جو ہم لوگوں نے بالکل چھوڑے ہوئے ہیں جیسے ایگر پہنچ کے لئے ہم لوگوں نے لوگان فندے سے کچھ بھی نہیں دیا ہوا ہے اریگیشن کے لئے ہم لوگوں نے کچھ نہیں دیا ہوا ہے۔ ٹوٹل بجٹ کا آٹھ پر سنت دیا ہوا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ پیسے آپ بچت کر لیں تو آگے اس کو ان مدت میں استعمال کر سکتے ہیں۔ جن کی بہتر تاخیر کی توقع ہے۔ اور ان کے اوپر کوئی فرق نہیں ہے گا۔ صرف رم اور حم سے اوھر چلی جائے گی میری بلاس سے رکوئیٹ request ہے کہ اس کو منظور کر لے۔

جناب اسپیکر شکریہ۔ عبدالرحیم خان مندو خیل۔ کٹوٹی کی تحریک پیش کریں۔ عبدالرحیم خان مندو خیل۔ جناب ہم تحریک پیش کرتے ہیں کہ مبلغ ایک ارب چھپن کروڑ اکانوے لاکھ اکٹھہ ہزار روپے کی رقم بسلسلہ کیمونٹی سروز میں سروپے تخفیف کر دی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک یہ ہے کہ مبلغ ایک ارب چھپن کروڑ اکانوے لاکھ اکٹھہ ہزار روپے کی رقم بسلسلہ کیمونٹی سروز میں سروپے تخفیف کر دی جائے۔

جناب اسپیکر وزیر خزانہ۔ وزیر خزانہ۔ oppose اپوز

جناب اسکیکر آپ ارشاد فرمائیں جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا؛ اس میں درکس ہے اور پہلک ہیلچھ سروسر۔ درک کے بارے میں جناب والا۔ سرکوں کی تعمیر کے لئے رقم شخص کرتے وقت انصاف کے اصولوں کو مد نظر نہیں رکھا گیا۔ کوئی ذوب ذویعن کے سبی ذوب ذویعن کے ضروری سرکوں کو زیر غور تک نہیں لایا گیا۔ مسلم باغ نبائی مرد فتحر زلی۔ بادیتی روڈ۔ قلعہ سیدف اللہ۔ شرن جو گزینی روڈ۔ ذوب ژداولو قمر الدین روڈ۔ ذوب ورد کبزی مختصر روڈ۔ ہرنائی تور خان سنجاوی روڈ۔ ہرنائی زرداو کچھ روڈ۔ اور چمن برخانی برشور روڈ۔ جو کہ ترقی کے لئے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ انکو زیر غور نہ لا کر ایک طرف سے انصاف ہے اور دوسری طرف ترقی کے امکانات کو محدود کرنے کی مترادف ہے۔ جناب اس کے ساتھ پہلک ہیلچھ سروسر ہے اس میں چند ایسے بڑے رقم شخص کے گئے ہیں جن کو انصاف جمورویت کے خلاف اور انصاف کے تقاضوں کے خلاف قسم کرنے کے موقع زیادہ ہیں۔ کچھ سکیموں کے غیر جوابدہ ایف جی اوڈ کے ذریعے عملی جواب نہ ہونے پر ابتدا کی گئی۔ اسکے علاوہ پہلے سے مکمل شدہ اسکیموں کو حکومت ایسے چھوڑ کر حکومت اپنی محنت اور رقم کو خالع کر رہی ہے۔ جناب والا؛ میں نے صوبے کے لئے سرکوں کی اہمیت کا ذکر کیا ہے جو زیادہ اہم ہے اور اس پر خرچ بھی کرتے ہیں جس سرک کے لئے ایلوکیشن ہوا ہے اس میں دیکھیں گے۔ میں نے کچھ سرکوں کے ہم دیے اس میں ایسے سرک ہیں جو سینکڑوں میل لے یا ایسے سرک ہیں جو ضلعوں کو بھی ملاتے ہیں اور ہمارے موجودہ حالات میں پیداواری علاقے خواہ وہ سبزی ہے خواہ سیوہ ہے۔ خواہ دوسرا کوئی نہ ہے۔ یہ سب ہیں ہم نے میںگ میں بھی جب کوئی ذوب ذویعن کی بات ہو رہی تھی ہم نے یہ نشاندہی کی تھی۔ یعنی ابھی پہلے ان روڑوں پر کچھ نہیں تھا اور آئندہ کے لئے بھی جو بھی ہمارے پاس پہلک سیکڑ کے رقومیں۔ جناب والا؛ اس پر خرچ کا کوئی پروگرام نہیں۔ اتنے بڑے علاقے اور پیداواری علاقے۔ اور وہاں سرک سرے سے نہ ہواں لئے ہم کہتے تھے کہ آپ ناں ذوب ذپخت خرچ کو آپ کم کرتے۔ اور ان سرکوں میں آپ لگاتے۔ ہرنائی سے کچھ تک۔ ہرنائی کی سبزی کی پروڈکشن

آپ کو معلوم ہے۔ ہر نالی سے سجادی تک آپ کو سبزی اور میوہ کی پروڈکشن معلوم ہے۔ ٹوب سے مردہ اور مختصر آپ کو میوے کے سبزی کے علم ہے تمام محبران کو علم ہے کہ رُک جتاب والا ذیرہ غازی خان سے آتے ہیں لو، الائی جاتے ہیں لو، الائی سے قلعہ سیف اللہ سے ٹوب اور ٹوب سے مردہ جاتے ہیں۔ یعنی چالس میل کے تکڑے کے۔ دو سو میل اوہر سے اوہر جانا پڑتا ہے۔ تو اس میں یہ خرچ نہیں ہوا ہے۔ اس لئے ہم کٹوتی پیش کرتے ہیں اور حکومت سے گزارش کرتے ہیں کہ اب آپ کے پاس احتفظ ہے جیسے بلاک ایلوکیشن block allocation مذہرات کے لئے ہے۔ آپ ان سرگوں پر جس پر کم خرچ ہواں پر کریں۔ اسی طرح پہلک بیلچھ کو لیجتے ہیں۔ اسیں کچھ ایسے اہم ہیں جو بجا ہیں یہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ بیلچھ سینٹر بنائیں۔ پہلک بیلچھ کے واڑ سپلائی اسکم ہوں لیکن پھر اسکو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال مٹا پہلک بیلچھ کے لئے تاریقہ ہے میں نہیں سمجھتا ہوں کہ حکومت اسے انصاف سے خرچ کرے گی۔ علاقوں کو دیکھیے گی۔ ضروریات کو دیکھیے گی۔ جموروں کی ضرورت کو دیکھیے گی۔ اس میں آپ وکھ سکتے ہیں صفحہ ۲۱۸ فیز ۲ اب اس میں کوئی سات کروڑ سانچھ لاکھ روپے رکھے ہیں جو ہمیں معلوم نہیں ہیں بجا ہیں۔ آیا ہمارے علاقوں کو جو پہنچاندہ ہیں سیاسی وجوہات کی بنیاد پر نہ دیا جائے صفحہ ۲۱۹ واڑ سپلائی کی تعمیر۔ یہ بست اچھا ہے ہم ناسید کرتے ہیں۔ چار کروڑ روپے۔ پھر یہ بکھار کھے ہوئے تفصیل نہیں۔ اس میں پھر غیر جموروی طریقہ استعمال نہیں ہو گا۔ کہ سیرت اور اپنے پارٹی کے لوگوں کو خوش کرنے کے لئے دیا جائے۔ اسی طرح شیشیں اسکم ایک کروڑ روپے۔ پھر ایسے پارٹی و فاوادیاں۔ ہارس ٹریننگ پر یہ خرچے ہوں۔ تو ہم بڑا نقصاندہ ہے۔ جتاب والا؛ ایک اور بھی ہے این جی اوز کو پکاں لاکھ روپے دیے ہیں۔ اب این جی اوز کس کے سامنے جوابدہ ہے۔ این جی اوز کی اتحارٹی ہے کیا کو ایکٹیشن ہے۔ ایک آدمی آیا سمجھتا ہے میں نان گورنمنٹ آرگانائزیشن ہوں۔ اس کا یہ خرچ کہاں سے آیا۔ یعنی حکومت فیپارٹمنٹ یہ خرچ کیوں نہیں کرتی ہے۔ گورنمنٹ پر ہمیں اعتماد نہیں ہے اور اب امریکہ سے ہمیں لوگ کہ رہے ہیں کہ یہ تمام حکومت فیل ہے۔ ہم مانتے ہیں ہماری حکومت میں ظلمیاں ہیں۔ لیکن اس کے

معنی ہے کہ حکومت کو سرے سے نکالا۔ اور این جی اوز کو حکومت دے دو۔ اور اس کے لئے نوٹے کے طور پر پچاس لاکھ رکھے ہوئے ہیں۔ آئندہ آئندہ پھر تمام شعبے تعلیم پبلک ہیلٹھ بھی این جی اوز کے پانچ۔ یہ صوبائی خود مختاری کے خلاف جمیوری اقتدار کے خلاف۔ ہمارے ملک کے خلاف۔ امریکہ ہمیں اکثر خانہ جنگی این جی اوز نے پرائیویٹ فوج رکھے ہیں اور وہ باقاعدہ حکومت عوام کی منتخب قانونی ملی اس کے خلاف این جی اوز استعمال ہوتے ہیں۔ تو یہ ایسی چیزیں ہیں ہم پالیسی کے حوالے سے بات کر رہے ہیں این جی اوز کو کنٹرول کریں۔ روڈوں کو مناسب رقوم دیں۔ اس لئے ہم نے کٹوتی پیش کی ہے۔ منظور کریں۔

جناب اپسیکر قائد ایوان۔

سردار محمد اختر منگل (وزیر اعلیٰ) جناب اپسیکر بات پتھنیں ہماری کچھ میں نہیں آرہی ہے کبھی وہ نان ڈیوپٹ کی مخالفت کرتے ہیں کبھی ڈیوپٹ کی مخالفت کرتے ہیں جب ڈیوپٹ کی بات ہو رہی ہوتی ہے تو وہاں میں کٹوتی لاتے ہیں جب نان ڈیوپٹ کی بات ہو رہی ہوتی ہے تو اس میں وہ کٹوتی لاتے ہیں اس میں دو تحریکیں پیش کی جا چکی ہیں۔ بلوجستان میں دیکھا جائے تو ہمیں ترقیاتی کاموں کی بے حد ضرورت ہے۔ اس کے لئے نہ صرف حکومت میں بیٹھے ہوئے بلکہ اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے یہی لمحتہ رہتے ہیں کہ ڈیوپٹ سائیڈ کو ہم زیادہ سے زیادہ فنڈ میا کریں۔ مگر جس وقت ہم ڈیوپٹ سائیڈ کے لئے فنڈ میں کرتے ہیں تو اس کی مخالفت کی جاتی ہے۔ اسلئے مرکزی حکومت سے فنڈ کی فراہمی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اور ہم اپنے طور پر اپنے وسائل میں رہتے ہوئے عوام کو پہنچنے کے پانی کے سولت، صحت عامہ کی سوچی فراہمی، اور اپنے عوام کو ہر سولت میا کریں۔ ہماری حکومت نہ صرف میں یہ کر رہا ہوں ہماری حکومت نے جو قدم اٹھائے ہیں یا منزل کی طرف ہم رواں ہیں وہ ثابت کر کے دکھائے گی کہ ہم عوای بہود کے لئے عوام کو شامل کر کے دکھائیں گے۔ اور جو تحریک پیش کی گئی ہے ہم اس کو اپوز کرتے ہیں اور جماں مدد و خیل صاحب کی تحریک کا سوال ہے انہوں نے اپنی کٹوتی کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ اس میں ہیلٹھ سرومنز کے پہنچنے کے پانی اور نکای آب بھی

شامل ہیں۔ جو کہ یہ عوام کے فلاج و بس بود کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ این جی اوز کی شمولیت عوام کی شمولیت کا سب سے بہتر طریقہ ہوتا ہے۔ اگرچہ انتخابی مشکلات ہیں وہ بھی جس طرح میں نے پہلے کہا ہے ان مشکلات کو جتنا جلد ہو سکے گا ان پر قابو پانے کی کوشش کی جائے گی۔ جانتک اسکیمات کا ذکر کیا ہے یعنی علاقوں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو سرکوں کا جو سلسلہ ہے کوشش کی گئی ہے کہ تمام علاقوں کے ساتھ برابر کا سلوک کیا جائے۔ خواہ روڈ کی مد میں ہر روڈیوں میں ایک دو روڈ مکمل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس موجودہ بحث میں۔ اس حوالے سے سب کے ساتھ انصاف ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں روڈ میں انصاف ہو گا تو جعفر خان مندوخیل کے ساتھ زیادہ انصاف ہو گا۔ اس لئے کٹوئی کی تحریک کا کوئی جواز ہی نہیں بتتا۔ اس لئے رد کر دیں۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا مطالبه زر نمبر ۴۰ میں جو کٹوئی کی تحریک آئی ہے جو اراکین اس کے حق میں ہیں باقاعدہ کھڑا کریں۔ اور جو اس کے خلاف ہیں وہ باقاعدہ کھڑا کریں۔ مخالفت میں باقاعدہ زیادہ بخوبی کے گئے لہذا تحریک نامنظور ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ مطالبه زر نمبر ۴۰ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے۔ جو اسکے حق میں ہاں کھیں اور جو اس کے مخالفت میں ہیں نہ کھیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی اور مطالبه زر نمبر ۴۰ اصل حالت میں منظور کیا گیا۔

جناب اسپیکر وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر ۴۳ پیش کریں۔

مطالبه زر نمبر ۱۳ وزیر خزانہ میں تحریک پیش کرنا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ ارب چودہ کروڑ ۵۳ لاکھ ۲۷ ہزار روپے سے مجاوز ہے، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عاکی جائے جو مالی سال ۲۰ جون ۱۹۹۸ کے دوران "بلسلہ مدد" سول سرو سز برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر مطالبه نمبر ۲۳ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ ارب چودہ کروڑ ۵۳ لاکھ ۲۷ ہزار روپے سے مجاوز ہے، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عاکی جائے جو مالی

سال تھتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران "بلسلہ مد" سول سرو سز برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اپسیکر جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کچیں جو مخالفت میں ہیں ہو نہ کچیں۔ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔

### (تحریک منظور کی گئی)

جناب اپسیکر اس مطالبہ زر نمبر ۲۰۲ میں سے ایک کٹوتی کی تحریک شیخ جعفر خان مندو خیل کی طرف سے پیش ہوتی ہے۔ وہ پیش کریں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل شکریہ جناب اپسیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مسلم عین ارب چودہ کروڑ روپے چون لاکھ بھتر حزار روپے کے مطالبات زر بسلسلہ مد سو شل سرو سز میں بھدر چالیس کروڑ روپے کی تحفیض کی جائے۔

جناب اپسیکر تحریک یہ ہے کہ عین ارب چودہ کروڑ روپے چون لاکھ بھتر حزار روپے کے مطالبات زر بسلسلہ مد سو شل سرو سز میں بقدر چالیس کروڑ روپے کی تحفیض کی جائے۔ کیا وزیر خزانہ اسکی مخالفت کرتے ہیں؟

وزیر خزانہ ہم اپوز کرتے ہیں۔

جناب اپسیکر جی جناب کچھ ارشاد فرمائیے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اپسیکر سو شل سرو سز میں جو میں نے یہ کٹوتی کی تحریک پیش کی ہے وہ اس بنیاد پر ہمنی ہے اگر آپ دیکھیں پھر یہ ای طرح آتا ہے جیسے اکنامک سرو سز میں ہے۔ اور کمیونٹی سرو سز میں بھی یہی آتے ہیں۔ سو شل میں آتے ہیں۔ ہمیتھ پبلک لیکویکشن میں پاور فریکل پلانٹ سو پرنس سو شل سیکورٹی و شل ویلفیر اور دوسرے بلاک ایلوکیشن کالمیٹی ڈیسائسر Block Allocation Calmity Disaster اس

میں پچھلے سال ہم نے دو ارب پینتائیس کروڑ اکاون لاکھ روپے لیکن capacity نہ ہونے کی وجہ سے یا ان کا پتچیدہ سسٹم ہونے کی وجہ سے اخراجات میں تحفیفات بھی حاصل ہیں۔ جو

تکلیفات میں وہ بھی حائل ہیں تو دو ارب تیرہ کروڑ روپے اس میں خرچ کر سکتے ہیں یعنی کہ اگر اڑھائی ارب روپے سے کم رقم رکھا بھی تو اس کے باوجود دو اس میں دو ارب تیرہ کروڑ روپے اس میں ہم خرچ کر سکتے ہیں۔ ایکس کروڑ روپے لیپس ہو گئے۔ تو یہ اس باریہ رقم جو ہے اس کو اور زیادہ کر دیا گیا ہے اس کے لئے جو ٹوٹل رقم رکھی گئی ہے یہ یعنی ارب چودہ کروڑ چون لاکھ روپے رکھی گئی ہے۔ وہ میں سمجھتا ہوں کہ ان فیچارٹ میں جو نمبرا پر آتا ہے وہ کہ اس میں کمپیوٹری ہی نہیں ہے کہ وہ ان ہیں کو خرچ کر سکتے۔ اس میں سب سے زیادہ خرچ آتا ہے دیجیکیشن کے اوپر۔ اگر آپ دیجیکیشن کی مد میں دیکھیں ہر جگہ آپ کو بلاک ایلوکیشن دیجیکیشن کے اندر ملے گا۔ یعنی ابھی تک اسکیلیانگ مکمل نہیں ہوتی ہے ہماری یہ حق تھا یہ ہمارے سامنے پیش کیا جاتا۔ دیجیکیشن کے اتنے تحرے بنتے ہیں اس کے ساتھ کیا ہیں اتنے مذل سکول بنتے ہیں بے شک تھوڑے اپنی ترجیحات کے مطابق کر لیتا۔ یا ایم پی اے کے مشورے کے ساتھ کر لینا۔ یا پھر دوسرے کسی اصول سے کر لینا لیکن باوس کا حق ہے یہ فاضل ممبران کا یہ حق ہے کہ ان کے سامنے یہ پیش کیا جائے۔ میں کہوں گا کہ کمرکش آف ۱۲ سکولز ملٹی پرپری بال۔ مذل نو ہائی ۱۲ سکول۔ ٹی اچ ای میں انہوں نے دو کروڑ پھتھر لاکھ روپے رکھے ہیں۔ اسی طرح کمولینڈ اسپرمٹ آف مذل دیجیکیشن

Consolidated Improvement of Middle Education

ہے۔ مذل سکول پروجیکٹ ہے۔ کمپیشن آف باونڈری والی کمپیشن آف وائز میکس۔ مائیکل ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب ذرا سنیں آپ نے رکھے ہیں بیان نہیں کئے گئے ہیں۔ کیونکہ اپنے الفاظ سے شرمن رہتے تھے۔ میرے خیال میں بیت الظاء کھلتے تھے۔ پھر میں کہوں گا کہ پارلیمانی آداب سمجھیں۔

جناب اسپیکر نو کراس ناک۔ آپ بات کریں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل جناب یہ نہیں کہ ان پر ہمیں عک ہے کہ سب سے پہلے میں دیجیکیشن فیچارٹ کی تعریف کروں گا کہ انہوں نے ہم سے اپنا جواب زیر نامگیں۔ انہوں نے ایم پی

ایز کو اعتماد میں لیا ہے واحد ڈپارٹمنٹ ہے جس نے تمام ایم پی اے کو اعتماد میں لیا ہے تمام ڈیلوپمنٹ میں ہمیں انوالو کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ ایک بستر تجویز ہے کہ پہلے وہ اس ریکارڈ کے مطابق درست ہو پھر اس کا فلاح درست ہو پھر اس کی کتابیں نہیں۔ کتابوں وغیرہ کے بنے پر بہت زیادہ وقت نامم خانع ہوتا ہے لہذا حکمہ کی کسی نہیں ہوتی ہے پیسے لیپس ہ جاتے ہیں اسی طرح اگر آپ ہیئت کو دیکھیں ہیئت میں یہی چیز ہوتی ہے۔ ایک سڑیشیجی strategy بنایا ہوا ہے وہ ہم نے جو ایک مینگ کی تھی وہ مینگ بھی مولانا صاحب آپ لوگوں نے دیے ہی نام پاس کرنے کے لئے کی تھی۔ وزیر اعلیٰ صاحب تو آئے نہیں آپ نے کہا کہ ٹھیک ہے پہلی مرتبہ آپ لوگوں کو بخایا آپ کی تجویز میں گے۔ بہر حال آپ نے جو بھی تجویزی ہے وہ بحث میں اسکا کچھ بھی نظر نہیں آیا۔ وہ ہیئت کے متعلق وہی پرانا طریقہ کار ہے

#### Upgradation of civil Dispensaries of B.H.U's

کہ Upgradation of B.H.U's ہے تو ایک یہ جو کہتے ہیں بی ایچ یوز ہیں وہ اسکی پہلین پر چل بھاہے یعنی کہ اس تمام August House جو ہے یہ اسکی گواہی دیگا وزیر اعلیٰ صاحب کے اپنے ڈسٹرکٹ میں بھی میرے خیال میں کوئی بی ایچ یو ٹائید کھلا ہو ورنہ اکٹریٹ ہم نے کیجئے ہیں کہ اتنے تالے پڑے ہوتے ہیں کہ ان تالوں میں اوپر اتنے... میں انپکشن خود ہی کرتا تھا وہ تالوں کے اوپر اتنی متی ہوتی تھی کہ اس سے پتہ لگتا تھا کہ کیسال سے یہ تالے نہیں کھولے گئے ہیں۔ یہی حال ڈسپنسریوں کا ہے یہی حال آپ کیا آرائچ یو اور بی ایچ یو کا تو ایک تجویز ہم نے پیش کی تھی کہ بجائے اس ٹرینڈ کے ہم اس طرف ڈیلوپمنٹ کر لیں کہ ہم ڈوبنل لیوں کے اوپر جو ہمارے سچال ہیں اس ٹرینڈ کی ہم حوصلہ شکنی کریں اس کو ہم strengthen کریں۔ ڈسٹرکٹ لیوں کے اوپر جو ہمارے ڈوبنل لیوں کے اوپر یعنی چھوٹے شروں میں آپ کی بعض ڈسٹرکٹس میں دو دین عین شر ہوتے ہیں اس لیوں پہنچ آبادی ہے یا لوگ رہتے ہیں یا بہانش کی گنجائش ہے ابھی حقیقت بھی ہے یہ کہ کسی ڈسپنسری کو آباد کرنے کے لئے نہ ڈاکٹر جائے گا اس بیچ سکیں گے کسی بھی یہ

ناممکن جیسی بات ہے نہ پنجاب یہ کر سکا ہے نہ فرنٹیئر کر سکا ہے تو ہم نے ایک تجویز پیش کی تھی کہ ان سب کو ایک ٹریننگ تدبیل کر دیا جائے بجائے ہر سال ہماہا پیسے اس کے اوپر کروڑوں کے کروڑوں حاصلکرتے ہیں اس پیسوں سے ہم اور بہت زیادہ ترجیحی مصوبوں کو مکمل کر سکتے ہیں اسوقت انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں نے نوٹ کیے ہیں وہ ان ترجیحات کی نکشی بنی ہوئی ہے اسکے سامنے پیش کریں گے ہر حال بجٹ میں جو آیا اسکا کوئی ذکر اس طرف نہیں ہے وہی پھر وہ ڈسپریشن کی اپ گریڈیشن ہے بی اچ یوز کی اپ گریڈیشن ہے فلاں فلاں ڈویلن اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کے لئے بھی تھوڑے بہت تو رکھے تھے لیکن جتنی ان کی ضرورت تھی میں گھننا ہوں اتنے نہیں رکھے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر سہراں جی۔

شیخ جعفر خان مندو خیل ابھی آگے بولتا ہے میں نے۔

جناب اسپیکر اور بولتا ہے آپ نے؟

شیخ محمد جعفر خان مندو خیل یا دیکھیں۔ وہ دو کروڑ روپیہ Upgradation of Civil Dispensary to B.H.U.

Upgradation of Civil RHCs to Tehsil Headquarter Hospital Purchase of Ambulances Dispensary to B.H.U.

ایک کروڑ روپے اسی طرح Ambulances یہ ہے دو کروڑ روپے ایکجوا نہیں تو خیر اچھی بات ہے لیکن آج جو ہے ہمارے جو پرانے تجربے ہیں اسکو ذرا امپروومنٹ کی ضرورت ہے کہ اسکو ہم کسی طرح۔۔۔ اس کو ڈسیکل خیل critical آپ اس طرح نہ دیکھیں کہ خواہ جموہ حزب اختلاف کی طرف سے تجویز آئیں ہم نے اسکو ہر طریقہ سے رد کرنا ہے اسکو اس طریقہ سے دیکھیں کہ آیا اس میں وہی ہے یا نہیں۔ اگر وہی ہے تو اسکو منظور کریں وہی نہیں ہے تو اسکو منظور نہیں کریں بلکہ ٹھیک ہے آپ لوگوں کے بجٹ سسٹم میں فرق آتا ہے۔ دل سے تسلیم بھی کر لیں کوئی ہم لوگوں کو گلہ نہیں ہو گا دل میں مان لیں لیں صرف دلوں میں آجائے اس سے آئے اپ ہو بھی نہ کریں پھر بھی پرواہ نہیں ہے۔ یہ آگے جو اسکے ہے اسی طریقہ میں جو خرچ ہے اسکیا کمتری بلاکس

میں ہے وہ بلاکس کو خرچ کرنا مشکل ہو گا جنہُ اسکا غلط ہے اسکے آگے جو سب سے بڑا پوائنٹ  
ہد آتا ہے ۲۴ کروڑ روپے کا۔ بلاک ایلوکیشن جس میں چیف نسٹر صاحب کو دو کروڑ روپے  
گورنر صاحب کو ایک کروڑ روپے یہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ دونوں کا برابر ہونا چاہیے تھا تاگ  
نظری نہیں ہونی چاہیے۔ گورنر صاحب کے پاس بھی یہی لوگ جاتے ہیں بلکہ چیف نسٹر صاحب  
تو فیضار ٹشنس کو کیا کر کے ہر طرف سے لوگوں کو اکو موڈس کر سکتے ہیں تو گورنر صاحب کے  
لوگ جاتے ہیں یہی ایپی ایز صاحب جاتے ہیں ۔۔۔ میں اس دن بیٹھا ہوا تھا مولانا صاحب  
میرے پیچے آئے انہوں نے بھی علاقے کے مسائل پیش کیے۔ اس نے کہا کہ میرے باقاعدے  
ہوئے ہیں کچھ بھی نہیں ہے۔ ایک روایت ہوتی ہے کہ اکثر ہم کوشش کرتے ہیں کہ ان کے  
پاس جو لوگ جائیں وہ ناامید ہے آئیں ایک بڑا کری ہے یا اوارہ ہے ہر حال وہ مرتبی حکومت کی  
ہے کہ کتنے دیتے ہیں میری تجویز ہے کہ اس کو بھی بڑھایا جائے۔ انٹرنس کوئی چیزیج کر کے اسی  
طرح پہلک فینڈ بیک پروگرام جو ہے اسکی پلے بھی میں نے کہا تعریف کی ہے کہ ٹھیک ہے عمادی  
نمایندوں کو دوسروں کو میں کروڑ روپے جو رکھے گئے ہیں شامل کر کے ۔۔۔ اور بشرطیک آپ  
واقعی شامل بھی کر لیں کیونکہ آج تک آپ لوگوں نے جو زبان و اقرار کیا ہے اس چیز کے اوپر  
مولانا صاحب آپ نے کہا تھا کہ ہم شامل کریں گے بحث تجویز میں وہ بھی یہ بھی ۔۔۔ وہ بھی  
سب گئے میرے خیال میں یہ میں کروڑ روپے جو پہلک فینڈ بیک پروگرام ہم نے رکھا ہوا  
ہے یہ بھی زیردری بیضہ کی نظر ہو جائیں گے جبکہ ہم لوگوں نے ج وقت ایسٹ یسٹ اس  
بیوں لک تو ہر صورت میں ہم نے انکوڈ کیا تھا۔ جو بھی ہماری حکومتی گزری ہیں چاہے تاج  
ہماری صاحب کی حکومت گزری چاہے اسکے بعد ذواللقار علی مگسی صاحب کی حکومت گزری کہ انہیں پی  
اے فنڈ ہر محبر کے لئے پچاس لاکھ روپے ہوتا تھا اسکے اوپر کوئی چیز لاکھ روپے وہ پی ایچ ای یا  
واٹر سیکٹر میں ہر محبر کو دیا جانا تھا بلا اتفاق کے کہ وہ اس باؤس کے اس سائینی پر بیٹھا ہوا ہے یا  
ہاؤس کے اس سائینی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ میوزیکل چیز ہے یہ حکومت ہے جب  
اوھر سے اودھر جاتا ہے اُن کو اسوقت بھی ہم نے اسی نظری پر بلکہ اس باؤس میں میں نے کہا

ہے کہ آج اہم اپوزیشن کو ساتھ لیکر کے چل رہے ہیں اس بندی پر کہ کل کے ہم اپوزیشن ہوں گے۔ آج اپوزیشن کا ہم اس وجہ سے خاطر کر رہے ہیں کہ یہ کل کی حکومت ہو سکتی ہے یہی میں کہہ دیا ہوں کہ کل کی حکومت بھی ہم ہو سکتے ہیں تو آپ کل کے اپوزیشن بھی ہو سکتے ہیں تو ایسی روایات فائم کریں جو کہ صحت مند روایات ہوں جو ہمارے صوبے کا ایک ہاں نہیں۔ اتنی جلدی نہیں ہے بت کر لیا ابھی ہم لے کوئی تحریک نہیں اٹھایا ہے کہ ساری زندگی ہم نے حکومت کرنی ہے۔

جناب اپیکیکر مندو خیل صاحب اختصار سے کام لیجئے۔

شیخ محمد جعفر خان مندو خیل ہاں؟

جناب اپیکیکر اختصار سے کام لیجئے۔

شیخ محمد جعفر خان مندو خیل بس یہ آخری بیس اس پرداہ نہیں مولانا صاحب ولیے ہی نماز پڑھ کے آگئے ہیں ہم لوگوں کے لئے عین بیعہ نک گنجائش ہے۔ یہ completion of incomplete schemes کے لئے ۲۳ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں یہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ پانچ کروڑ روپے رکھے گئے تھے تو اس گورنمنٹ کی پلانگ کو وہ جس گورنمنٹ کے پاس اپنی سرپلس دو کروڑ روپے دو ارب روپے ہوا سمیں سے دو ڈھانٹی ارب روپے ہوا سمیں سے ۲۴ کروڑ روپے یہ بلاک ایلوکیشن کے لئے رکھ دیں ضرورت کیا ہے بلاک ایلوکیشن میں پھر اس مد میں کہ completion of imcompletion mention جناب کر دو اس باؤں کے سامنے بھی کیا یہ باؤں اتنا بھی حق نہیں رکھتا ہے کہ کچھ بھی آپ نہیں بتاتے ہیں۔ کیا ضرورت ہے اس سے بہتر تھا پھر تو یہ وزیر اعلیٰ صاحب کی تحریک پیش کرتے کہ چودہ ارب بجھے دیدیا جائے non-development میں پانچ ارب بجھے دیدیا جائے development میں قصہ ختم ہیں۔ کتابیں بند کر کے ہم چلے جاتے اسکے لئے کیا اتنا ممبران کو دور سے آنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ مقصد یہ ہے کہ اسے اوس کو اعتماد میں لیا جائے بلکہ یہ آپ سب کافر ہیں۔ یہ ایک پی اینڈ ذی کا یہ فرض نہیں ہے کہ اسکو معلومات ہو یہ آپ سب کا حق ہے

آپ لوگوں کو بھی معلومات ہونی چاہیے مجھے یقین ہے آپ لوگ بھی اکٹھیت اس سے اتنے ہی  
بے خبر ہوں گے جتنا میں بے خبر ہوں اس سے کہ یہ پسے کہ مرخ خرچ کیتے جائیں گے۔  
جناب اپسیکر چلیے۔

شیخ محمد جعفر خان مندو خیل شکریہ پرنس کم سے کم آہستہ تو یوں۔ اور ورک میں  
اتنے جوش میں ہوتے تھے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اتنے بلاک ایلوکیشن جو ۲۰ کروڑ روپے  
کے رکھے گئے ہیں اس میں بھی بڑا گنجائش ہے کم سے کم عیسیٰ کروڑ روپے تو میں سمجھتا ہوں یہ  
ڈیلوپمنٹ کی اس مد میں جو انہوں نے رکھا ہے وہ کمپلیشن آف ان کمپلیٹ اسکیز ہے دوسرے  
اچھا اس کے لئے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ہمارے پاس کیوں کہ روپنیو شارٹ فال ہے جیسیں گروڑ  
روپے کا یا کتنے کا تو اس میں یہ چلا جاتا ہے تو وہ روپنیو شارٹ فال آپ کے لئے یہ جو ڈیمانڈز ہے  
اسی میں اسٹوڈیک پورا ہو جائے گا ایک پروجیکٹ ایسا ہو گا کہ وہ یہک آف ہی نہیں کر سکے گا  
جیسا بھی میں بتا رہا ہوں یہ جو مری رود بن بنا ہے اس میں ابھی تک شاید کوئی ڈیلوپمنٹ ہو  
ہر سال ہم رکھتے ہیں پھر وہ پیسے نج جاتے ہیں۔ کیونکہ کوئی پیکنیکل شروع نہیں ہو سکا ہے اس کا  
کوئی طریقہ قبائل کے ساتھ یا دوسروں کے ساتھ شاید اندر سینئنگ نہیں ہو سکی اسی طرح بہت  
سے ایسے پروجیکٹ ہے جو شارٹ ہی نہیں ہوتے وہ اسٹوڈیکلی پیسے آپ کو مل جاتے ہیں جو  
شارٹ فال ہوتے ہیں وہ پورنی ہو جاتی ہے بلکہ اس سے زیادہ ہو جاتے ہیں۔ دوران سال اور  
بھی وزیر اعلیٰ صاحب اس میں پروجیکٹ شامل کریں گے یہ دو کروڑ کو بڑھا کر کے خان ماخان  
انہوں نے آگے بڑھا ہا ہے دوسرے ہے وہ پھر میں ذکر نہیں کروں گا وہ بھی آنے ہیں تو اس نے  
میں یہ سمجھتا ہوں کہ چالیس کروڑ روپے کی اس میں بڑی کمیر گنجائش ہے کہ ان ٹیکپار ٹیکس میں  
جس میں بعض میں Capacity نہیں بعض میں غیر ضروری طور پر چیزیں کہ بلاک ایلوکیشن  
ہے وہ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ایک صحت مند رہندا ہے اسیں یہ چالیس کروڑ روپے کی میری  
کشوتوں کی تجویز ہے وہ منظور کر کے ان سیکٹر کو بیٹھ آپ لوگ دے دیں جن کی زیادہ ضرورت  
ہو جیسے کہ میں نے پلے کما ہے ان ایریا کو جیسا کہ رود کو بے شک اگر ہم ڈوبیں میں دو رود کو

Complete کر سکتے ہیں اور پسے دے دیں ہم روزہم کلپٹ کر لیں گے ایر گیش کو ۲۸  
 کروڑ روپے دے رہے ہیں بلکہ اس کے بجائے ایک ارب روپے دے دیں کوئی سو ڈم شروع  
 کر دیں ڈیزیڈ سو ڈم شروع کر دیں سہ نان ڈیلپہٹ میں تھی ان اخراجات میں جو غیر ضروری  
 اخراجات ہوتے ڈیلپہٹ اخراجات جو ہے وہ نہیں ہیں اس وجہ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ  
 کٹوتی کے پسے ہم کہ حرمی آپ سے طلب نہیں کرنا ہے کہ حرمی ہم نے نہیں لے جانے ہیں میں  
 سمجھتا ہوں اس کی گنجائش ہے اس کو کٹ کر کے کسی اور بستر میں استعمال کیا جائے بست  
 شکریہ۔

**جناب اپنیکر جناب وزیر خزانہ صاحب۔**

**سردار محمد اختر منگل (قائد الیوان)** جناب اپنیکر شکریہ آپ کا میرے خیال میں  
 جعفر صاحب اگر اتنی لمبی تقریر اپنی بجت تقریر میں کرتے تو بستر تھا یہ تو انہوں نے بجت تقریر  
 سے بھی لمبی کر دی ہے کیونکہ میرے خیال میں مسئلہ روزہ کا آگیا ہے اس لئے ان کی دھمکی ہوئی  
 رُگ پر باقہ رکھا گیا ہے جناب اپنیکر جہاں تک جعفر صاحب نے موشن لایا ہے اس کی وہ  
 تفصیل ان کا تجربہ ہے وہ میرا تجربہ نہیں ہے یہ میں صاف کھتا ہوں جو انہوں نے ہمین سال  
 گزارے اپنے بخششیت وزیر خزانہ اور اس سے پہلے وزیر تعلیم کی حیثیت سے وہ تجربہ تو مجھے نہیں  
 ہے کیونکہ وہ اپنے مشورے دیتے رہتے ہیں اور میں دیکھوں گا کہ ان کے کونے مشورے ہے ہمارے  
 کام کے ہیں ہم ضرور اپنے مشوروں سے فائدہ استفادہ حاصل کریں گے مگر جو مشورے وہ دینا  
 چاہتے ہیں کسی اور مقصود کے لئے میرے خیال میں وہ اپنے پاس رکھیں تو بستر ہو گا دیے ہی وہ  
 تو کہ رہے ہیں کہ آج ہم اپوزیشن میں ہے کل حکومت میں ہوں گے اور آج آپ حکومت میں  
 ہے کل اپوزیشن میں ہوں گے میرے خیال میں انہوں نے ابھی تک اپوزیشن کی کری ہمارے لئے  
 خالی رکھی ہوئی ہے۔ اس میں شاید ہمیں وہاں آنے میں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوگی جب  
 ساتھیوں نے صلاح کیا وہاں پر جانا ہے تو میرے خیال میں اس میں نہ کوئی وقت محسوس کریں  
 گے دشمن محسوس کریں گے۔ جناب اپنیکر جہاں تک اس تحریک کا سوال ہے میں ختماً اس

پر یہ عرض کروں کہ عوامی ضرورت کے مطابق جو پروگرام عوام کے لئے بنایا ہے اس کو نظر انداز میرے خیال میں نہیں کیا جا سکتا ہے اور نہ ہم اس کو نظر انداز کرنا چاہتے ہیں نہ کسی کو یہ اجازت دے گے کہ وہ اس کو نظر انداز کرے کیونکہ حکومت کا) ترجیحات میں شامل ہے کہ فلاحتی عوامی بہبود کے لئے کام کئے جائیں گے عوام کے معیار زندگی کو بہتر بنایا جائیگا اس سال ہم جو ہے ہر تھجے کو فائل بنانے کی کوشش کر رہے ہیں جو میں ہر کٹ موشن پر یہ الفاظ دوہرائی ہوں کہ ہماری یہ کوشش ہے اور انشاء اللہ ان کے تعاون سے وہ ان کی نشاندہی کریں جس طرح انہوں نے ان تالوں پر جو ہوتی مٹی دیکھی ہے جو کئی سالوں سے ڈسپریاں بند پڑی ہوئی ہے مجھے وہ تو بتائے کہ جب وہ با اختیار تھے انہوں نے کیا ایکشن لیا صرف ان کو بھیجا گیا تھا کہ وہ تالوں کی دھورت چھان لیں بلکہ وہ جب با اختیار تھے اور وزیر خزانہ تھے ان کے پاس یہ اختیار تھا کہ وہ تھجے کے خلاف ایکشن لیتے تو جہاں تک ہماری حکومت کی پالسوں میں ہیں کہ ان انتظامی جو مسائل میں ان کو جتنا جلد ہو سکے گا ان کو حل کیا جائے گا اس نظام کو اس حد تک لایا جائے گا کہ وہ عوام کی خدمت عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کریں تعلیم اور سخت کے اسکیوں میں ہر خلุج اور ڈوبیوں کو برابر حصہ دیں گے کسی کو نظر انداز نہیں کیا جائیں گے چاہے اس ڈوبیوں کے ممبر کا تعلق اپوزیشن سے ہو چاہے حکومت پہنچ ہو اس تمام کی ترجیحات کو شامل کیا جائے گا۔ ہر رکن اسکلی چاہے وہ حکومت پہنچ سے ہو یا اپوزیشن کے پہنچ پر ہو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ عوام کے دو لوگوں سے منتخب ہو کر آیا ہے جس دوسرے نے انہیں ووٹ دیا ہے چاہے کسی بھی پارٹی سے اس کا تعلق ہو اس کا احتمال بنتا ہے کہ وہ حکومت کے پہنچ میں بیٹھیں یا اپوزیشن کے پہنچ پر ان میں ہم کوئی فرق نہیں رکھیں گے بلکہ ان کو برابر حصہ دیا جائیگا اس بنیاد پر میں اس کٹوئی کی تحریک کو رد کرنا ہوں۔

**جناب اسپیکر شکریہ جی۔**

سوال یہ ہے کہ آیا مطالہ زر نمبر ۱۸ میں کٹوئی کی تحریک منظور کی جائے جو اراکین کٹوئی تحریک کے حمایت میں ہیں وہ باں کھیں اور جو کٹوئی کی مخالفت میں ہیں ناکھیں (الذذا)

کٹوئی کی تحریک نامنظور ہوتی اب سوال یہ کہ مطالبہ زر نمبر ۲۲ کو اصل حالت میں منظور کی جائے جو اس کے حق میں ہیں وہ بھیں اور جو اس کے خلاف ہے تا کہیں (بھل کی آواز زیادہ ہے۔ لہذا تحریک منظور ہوتی اور مطالبہ زر اصل حالت میں منظور کی یا گیا۔

اب وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ وہ مطالبہ زر نمبر ۲۲ پیش کریں۔

مطالبہ نمبر ۲۲ وزیر خزانہ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک رابر ۸ کروڑ ۳۲ لاکھ ۸۲ ہزار روپے سے متجاوز ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال ۱۹۹۸ء کے دوران "لبیلہ مد" آنامک سروسر برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبہ نمبر ۲۲ جناب اپسیکر تحریک ہے کہ ایک رقم جو ایک رابر ۸ کروڑ ۳۲ لاکھ ۸۲ ہزار روپے سے متجاوز ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۱۹۹۸ء کے دوران "لبیلہ مد" آنامک سروسر برداشت کرنے پڑیں گے۔

**جناب اپسیکر** اس میں ایک کٹوئی کی تحریک آتی ہے جناب عبدالرحیم خان مندو خیل اور غلام مصطفیٰ خان ترین صاحب کی میں گزارش کرونا عبدالرحیم خان مندو خیل سے کہ وہ تحریک پیش کرے۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل** جناب اپسیکر، ہم تحریک پیش کرتے ہیں ملنے ایک ارب آٹھ کروڑ چھتیس لاکھ بیاسی ہزار روپے کی رقم لبیلہ آنامک سروسر ڈیپٹیٹ کو ایک روپیہ تک تخفیف کی جائے یہ پالسی Disapproval کا موہن ہے۔

**جناب اپسیکر** تحریک یہ ہے کہ ملنے ایک رابر آٹھ کروڑ چھتیس لاکھ بیاسی ہزار روپے کے کل مطالبہ زر لبیلہ آنامک سروسر ہمدر ایک روپے تک کی تخفیف کی جائے۔ مندو خیل صاحب ارشاد۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل** جناب والا۔ ہمارے صوبے میں بنیادی دولت زمین

ہے پانی ہے اور اس کے لئے ہم تمام صوبے کے حاصل ہونگے یا ہمارے صوبے کا روزگار ہوگا  
وہ بنیادی طور پر زمین کے یعنی ترقی پر اس کا انحصار ہے اور اس کا بنیادی طور پر آپاشی پر  
انحصار ہے لیکن یہاں اس بحث میں جو پالیسی بنائی گئی ہے اس میں آپاشی کو بالکل ترجیحت  
سے نکال دیا گیا ہے جناب والا صوبے کے لئے حکومت کو آپاشی کے ترقی کو ترجیح دینی چاہئے مگر  
اس بحث میں صرف چند جاری اسلیم رکھ کر حکومت نے آپاشی کی ترقی کو غیر اہم قرار دیا ہے  
بلکہ صوبے کے مشکلات میں اضافہ کرنے کے لئے ایک طرف ایریگیشن فیپارٹمنٹ کو FIDA میں  
تبديل رکھنے کے لئے رقم رکھا گیا ہے دوسری طرف صوبے کے لئے ری چارجینگ پروگرام کو مرکز  
کی بدایت پر صوبے لئے FIDA جیسے فحصان وہ منصوبے کا حصہ بنایا جا رہا ہے جناب والا  
گورنمنٹ کی پالیسی میں یہ کہوں گا آج ہمارے صوبے میں ایک خلرناک ٹریننگ جا رہا ہے  
اور وہ ٹریننگ یہ ہے کہ ایریگیشن کو پرائزی سے نکال دیا جائے نمبر ایک نمبر دو ایریگیشن کو  
گورنمنٹ کے صوبے کے اختیارات سے کنال ایک اتحاری کے حوالے کیا جائے اور آخر کار وہ  
اتحاری جیسا کہ واپڈا ایک اتحاری ہے جیسا کہ دوسرے اتحاریوں میں جو کہ سفید ہاتھی بن جاتے  
ہیں اور ہمارے پانی کے وسائل کو یعنی پانی کے لئے دریاؤں کو پانی کے تمام نالوں کو اور آخر  
کار ہمارے صوبے کو پانی سے محروم کیا جائے اور ہو سکتا ہے کہ آخر میں پرائیویٹائز کیا جائے  
یعنی پانی کے وسائل صوبے کے اختیارات سے نکال کر دوسروں کے اختیارات میں لانا یہ ایک بڑا  
خلرناک ٹریننگ ہے میں آج اس باؤس میں اس کٹ موٹن کے ذریعے اس باؤس کو خبردار کرتا  
ہوں کہ اگر آج ہم نے مرکزی گورنمنٹ نے بیدا ایک نام نہاد اتحاری کا دباؤ ڈالا ہے کہ پانی کے  
وسائل آپ نے سب اس کو دینے ہیں یعنی یہ جو گورنمنٹ بیٹھی ہوئی ہے اس کے اختیارات  
ختم ہونگے آئندہ کے لئے اس اتحاری کے وسائل میں صوبائی گورنمنٹ اور صوبائی اسٹبلی کا کوئی  
حق نہیں ہوگا اور جب وہ مشکلات پیدا کر لیں گے جب صوبے کے سیاہ لوگ کوشش کریں گے  
کہ وہ علیحدی ہو جائے پھر ہمارے پاس ہمارا بس ہی نہیں ہوگا آنے والے لوگوں کے  
پارٹیوں کے اسکلیوں کے گورنمنٹ کا بس نہیں ہوگا کہ وہ اس علیحدی کو جو آج ہم کر رہے ہیں

اس غلطی کو صحیح کرے اس لئے یہ میں ہاؤس سے رکویٹ کرتا ہوں کہ اس کٹ موشن کے ذریعے اس پالیسی کو رد کیا جائے یہ پالیسی اس کے ابھی چند دنونم میں بل بھی آنے والا ہے پسینا کا بل آنے والا ہے جس کا میں ایک فقرے میں یہ کہونگا کہ آپ کے پانی کے وسائل ایک ایسی اتحاری کو ملے گے جس پر صوبے کا اختیار نہیں ہوگا اور آپ کے پانی کے وسائل باہر سے کٹروں ہوں گے اس طرح اب کچھے ہمارا صوبہ جب ہم کہتے ہیں معاشری اختیار جو Al ready ہمارا کچھے ہے جس کو ہم نے ترقی دیتی ہے اس سے بھی ہم دستبردار ہو جائیں گے تو یہ جتاب والا بہت سمجھیدہ مسئلہ ہے یہ یعنی ثمرہ ایک آپاشی کو الائمنٹ نہیں ہے الوکیشن پیسوں کے نہیں ہے یہ پالیسی صحیح نہیں ہے گورنمنٹ کی یہ اپنی بات صحیح ہے کہ گورنمنٹ ایسی پالیسی بنائے کہ جو پسیسہ ہم الوکیٹ کرتے ہیں وہ پسیسہ صحیح خرچ ہو ہماری زمین زرعی زمین آباد ہو لیکن اس وقت سرے سے انہوں نے ایسی پالیسی بنالی کہ ایریگیشن کو آپاشی کو گورنمنٹ کے یعنی پر اسرائیل نے نکال رہے ہیں اور اس کے ساتھ واپس وہی بات میں کہونگا کہ پسینا جسے اتحاری کو تمام پانی کا وسائل حوالہ کر رہے ہیں تو یہ جو ہے یہ کٹ موشن اچھا ایک اہم بات اس کا پانی کا ری چار جنگ ہمارے صوبے کے لئے اہم چیز یہ ہے کہ پانی کے لئے ڈیم چیک ڈیم بنائے جائے اور ہم نے رکویٹ کی تھی گورنمنٹ پارٹیز نے رکویٹ کی تھی کہ ہمیں پسیسہ مل جائے اور ہم چیک ڈیم ویر بنائے اور پانی کی ری چار جنگ ہو۔ لیکن بد قسمتی سے اسلام آباد میں شاید وہ نیشنل اکنائک کونسل میں انہوں نے ہمارے گورنمنٹ کو میں یہ الفاظ استعمال کروں گا گورنمنٹ کے یعنی اس پر میں اعتراض نہیں کروں گا کہ وہ بات نہیں کچھ رہے ہیں لیکن وہ نیک نیتی میں سلیپ ہو گئے انہوں نے ان کو کما اسلام آباد والوں نے کہا اب ری چار جنگ جو پسیسہ ہم دنگے اس کو اتحاری سے مشروط یعنی یہ جو ری چار جنگ کا پلان ہے جو مستقبل میں ہم کرئے گے جو اس بار اس کے لئے ایک پسیسہ بھی نہیں ری چار جنگ کے لئے ایک پسیسہ نہیں لیکن جب کرئے گے وہ کہتے ہیں وہ بھی اتحاری کو حوالہ کرے یعنی ہمیں یعنی پھر دام میں پھنسایا جا رہا ہے ایک طرف پہلا تمام وسائل ان کے صوبے کے وسائل پانی کے اس سے دستبرداری دوسری طرف ری

چار جنگ کے لئے پھر تمام وسائل پانی کے پیدا کے حوالے۔  
جناب اسپیکر مندو خیل صاحب پیدا کے بل آرہا ہیں اس وقت یہ بحث کر لیں گے۔  
عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں۔ نہیں یہ پالسی Disapproval of the policy motions کے پیچے جو پالسیاں ہے یہ تو اس لئے ہے یہ بات یہ جو کل آپ نے میرا نام کاٹ دیا مرہانی کر کے وہ صرف بات یہ تھی کہ وہ جو بنیادی پالسیاں ہے بحث کی Behand جس پر ہم نے یہاں چیش کرنا ہے کہ یہ پالسیاں ہمارے لئے خطرناک ہے میں پھر یعنی حقیقت میں رکویٹ کرتا ہوں اسکی سے کہ یہ جو شہنشہ جا رہا ہے اور اس میں صرف حکومت کی وجہ سے کہ ہم پر دباؤ ہے منظور کر لو یہ جو ہے یہ شہنشہ جب ہم آج پیدا کے حوالے کر گئے ری چار جنگ پیدا کے حوالے کر گئے ایریگیشن فیپارٹمنٹ اس کی معنی ہے آپ صوبائی خود اختاری مولانا عبدالواسع جناب اسپیکر رحیم صاحب کیا کر رہے ہیں جو ہمین دن سے اور بار بار مدداتی پیدا ہے جو بھی ہے (شورا

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا کٹ موشن میں نے اس بنیاد پر دیا ہے یہ جناب والا یہ ہے Disapproval of the Policy of Govt یہ میں نے گورنمنٹ کے پالسی کو Disapprove کرنے کے لئے بوس کے سامنے یہ کٹ موشن دیا ہے اور یہ بحث کا ایک اہم اصول ہے یہ میں نے چیش کیا پیدا پے تو پھر بھی بات ہو گئی لیکن یہاں بحث میں بحث کے حیثیت سے بھی اس پر بات ہو سکتی ہے نہ صرف بات ہو سکتی ہے بلکہ اسی بنیاد پر ہم نے Disapproval کے موشن پر تو میں رکویٹ کروں گا کہ آپ مرہانی کرے کہ اس پالسی کو Disapprove کرے اس کٹ موشن کو منظور کر کے اس پالسی کو کرے اور گورنمنٹ کی راہنمائی کرے راہ راست پر گورنمنٹ کو لائے یہ جو Disapprove ہمیں مشکلات میں ڈال رہے ہیں اس سے ہمیں بچائے۔ مرہانی۔

سردار محمد اختر مینگل (قائدِ ایوان) جناب اسپیکر اس کٹ موشن کی تحریک

کی مخالفت کرتے ہوئے صوبائی حکومت اور انتظامی معاملات میں شامل کیا جائیگا صوبائی کابینہ اعلیٰ سطح پر عوای شمولیت کی ایک واضح مثال بھی ہمارے سامنے ہے اس طرح جو پیدا کا مسئلہ زیر بحث لایا گیا اس کٹ موشن کی تحریک میں آپاشی کی ترقی کا۔ صوبائی ادارہ جس کو کہا جائے کہ عوام کی شمولیت میں میرے خیال میں مثال ہو گا یہ جناب اسپیکر حیران کن بات ہے کہ پیدا کی تکمیل اور حکمت عملی کو سمجھے بغیر اس کی مخالفت کی جا رہی ہے اس سلسلے میں باقاعدہ ہم نے جب یہ تحریک پیش کی تھی اس باوس میں ایک کمیٹی بھی بنائی گئی تھی اس کمیٹی کی روپورٹ بھی ہمارے آجائیگی اسی میں یہ منتخب نمائندے ہم نے شریک کئے ہیں اس میں اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے نمائندے میں اس میں گورنمنٹ بیخوار پر یعنی ہوئے نمائندوں کو بھی شامل کیا گیا ہے جب اس کی روپورٹ ہمارے سامنے آئے ممکن ہے اس میں سے ایک آدھ اس کی مخالفت کرے مگر تمام کے تمام جماحتی ہو تو میرے خیال میں حکومت اور اپوزیشن توڑہ نہیں سکتی آج اپوزیشن اس لئے ہیں کہ مختلف پالیسیوں کے حوالے سے مخالفت کی جا رہی ہے ٹریوری پھر اس لئے یعنی ہوئے ہیں حکومت کی پالیسیوں کی اس لئے جماحت کی جا رہی ہے کہ وہ حکومت کی ان پالیسیوں کو صحیح سمجھتے ہوئے اس کی حمایت کر رہے ہیں کل جعفر خان صاحب حمایت کر رہے تھے آج ہماری حمایت پر مسکرا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر وہ ہمہ مسکراتے رہتے ہیں۔

سردار محمد اختصار مینگل (قائد الیوان) جہاں تک یہ کہا جائے کہ پیدا وجود میں آ جائیگا جناب اسپیکر اس میں ہم نے کامیکاروں کی بھی نمائندگی رکھی ہے اگر اس کو سمجھا جائے جہاں تک اس کو کمپیئر کیا جا رہا ہے واپس اس کے ساتھ واپس اسی میں سوائے آفسروں کے نمائندوں کے علاوہ کچھ نہیں آپ کے کامیکاروں کی کوئی نمائندگی نہیں یہاں تک کہ پیدا کا مسئلہ ہے یہاں پر کامیکاروں کو نمائندگی دی گئی ہے اور ان کو اس انتظامی بوڈ میں شامل کیا گیا ہے میرے خیال میں یہ زمینداروں کے اپنے حق میں بھی بہتر ہو گا کہ وہ اپنے پانی کی قسم خود کریں آپاشی کے نظام کا انتظام خود سنبھالیں آپانے کے رزخ مقرر کرنے اور جملے کے اخراجات کا تعین کرنے

کے لئے خود فیصلہ کرے پہلا ان کو یہ اختیار دے گی کہ وہ آپاٹی کی نظام کی غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی کر کے فضول قسم کے اخراجات کو ختم کر سکے اور آبیانے کے نزد کو کم کر سکے چنانچہ حکومت بلوچستان صحیح سمت میں کام کر رہی ہے جس سے صرف کاظمکار کو فائدہ ہو گا بلکہ ان کو آپاٹی کے انتظام سے متعلق تمام انتظامی امور شامل ہونے کا موقع ملے گا اور ان کی شمولیت سے صوبائی محیثت کو میں سمجھتا ہوں بستر بنانے میں بہتر طور پر مدد مل سکے گی جاں تک یہ کہا گیا ہے کہ یہ کسی دباؤ کے تحت منظور کی جا رہی ہے عوای نمائندے یعنی ہوئے ہیں ان پر کوئی دباؤ نہیں ہے یہ حکومت کی سطح پر ہم نے نہیں کیا ہے بلکہ اس میں تمام محبران جو اس کمیٹی میں موجود ہیں ان کا تعلق اس اسٹبلی کے اس فورم سے ان پر یہ الزام لگانا کہ وہ کسی دباؤ میں آگئے ہیں میرے خیال میں وہ خود اس ایوان کی یا اس ایوان میں یعنی ہوئے لوگوں کی میں توہین سمجھتا ہوں جب اپنیکر اس حالت سے اس کثرتی کی تحریک کو میں روکتا ہوں۔

**جناب اپنیکر شکریہ جناب۔**

سوال یہ ہے کہ مطالبه زر نمبر ۲۲ میں کثرتی کی تحریک کو منظور کیا جائے۔ جو اس کے حق میں ہیں باتح اصحاب میں۔ اور جو اصحاب اس کی مخالفت میں ہیں باتح اصحاب میں۔ لہذا تحریک نامنظور ہوئی کیونکہ باتح زیادہ اٹھے۔

سوال یہ ہے کہ مطالبه زر نمبر ۲۲ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے۔ جو اس تحریک کے حق میں ہے ہاں کمیں اور جو اس کی مخالفت میں ہے ناکمیں۔ ہاں کی اکریت ہے۔ لہذا مطالبه زر ۲۲ تحریک منظور ہوئی اور مطالبه زر منظور ہوا۔

(سلام۔ بحث برائے سال ۱۹۹۸ء۔ ۱۹۹۹ء منظور ہوا۔

**جناب اپنیکر** اب اسٹبلی کی کارروائی ۲۰ جون ۱۹۹۹ء صبح نوبجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔  
 (اجلاس ڈھانی بجے دوپر افغانی صحیح نوبجے یعنی سوراخ ۲۰ جون ۱۹۹۹ء تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔